REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲   شمارہ ۲۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۱/۷۰ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۱ رمضان ۱۴۰۳ھ   ۲۳ احسان ۱۳۶۲ ہش   ۲۳ جون ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں کل مورخہ ۸/۶/۸۳ کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے ایک مہمان کی زبانی موصول ہونیوالی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ ـــ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ وجملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

● ـــ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی تمام تر رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ مقامی طور پر ماہِ رمضان المبارک کے دوران بعد نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں درسِ قرآن کریم کے سلسلہ میں پہلے تین روز مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اور اس کے بعد تین روز مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے یہ سعادت حاصل کی۔ آج مورخہ ۱۹/۶/۸۳ سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ تین روز کے لئے یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ نمازِ تراویح بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں عزیز مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر پڑھا رہے ہیں۔ (باقی پچھلے صفحہ پر)

حیدر آباد میں مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ آندھرا کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع

● حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجد آفریں پیغام ● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ قادیان کی شرکت اور ولولہ انگیز خطاب ● دو صد سے زائد خدام کی مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں شمولیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدر آباد

مجالسِ خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع اِس مرتبہ پھر حیدر آباد میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جس کے جملہ انتظامات حیدر آباد کی مجلس نے کئے۔ اِس غرض سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری سے مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجالس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کو صدر اجتماع کمیٹی مقرر کیا گیا۔ کمیٹی کی دو میٹنگیں ہوئیں جن میں مورخہ ۲۸ و ۲۹ مئی کو مکرم مسعود احمد صاحب مکینک کی کوٹھی پر اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلہ کے بعد مرتبہ پروگرام شائع کروا کر تمام صوبائی مجالس کو بھجوایا گیا۔ اور بذریعہ خطوط بھی ضروری ہدایات تمام مجالس کو دی جاتی رہیں۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل صدر اجتماع کمیٹی۔ مکرم محمد عبد المتین صاحب نائب قائد اور مکرم ابو الحسن صاحب سلیم نائب قائد نے بذریعہ موٹر سائیکل علاقہ محبوب نگر کی مجالس کا ہنگامی دورہ بھی کیا اور اجتماع سے متعلق مجالس کی رہنمائی کی۔ ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں اس اجتماع میں شرکت کی درخواست کی جائے۔

تیاری اجتماع

اجتماع کے لئے مکرم مسعود احمد صاحب مکینک کی کوٹھی کے ساتھ وسیع صحن میں شامیانے نصب کئے گئے۔ اڑھائی سو کرسیوں، لاؤڈ اسپیکر اور ٹیوب لائٹوں کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ اجتماع میں شریک ہونے والے تمام خدام، انصار، اطفال اور لجنات کے کھانے کا انتظام مکرم مسعود احمد صاحب مکینک نے کیا۔ اور لنگر خانہ کے انچارج کے فرائض مکرم مبارک احمد صاحب سعید آباد نے انجام دیئے۔ اجتماع کے لئے تمام حیدر آباد کے خدام نے دل کھول کر چندہ دیا۔ بالخصوص مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نے خطیر رقم ادا کی۔ اور مکرم محمد عطاء اللہ صاحب بی ایس سی نے سینکڑوں روپے کے انعامات برائے خدام عطا کئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مہمانِ خصوصی اور نمائندگانِ مجالس کی آمد

عادل آباد۔ چنتہ پور۔ میدک۔ کاماریڈی۔ سکندر آباد۔ شاد نگر۔ جڑچرلا۔ محبوب نگر۔ چنتہ کنٹہ اور حیدر آباد کے دو صد سے زائد نمائندگان اجتماع میں شریک ہوئے۔ اسی اثناء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع موصول ہوئی کہ موصوف اجتماع میں شمولیت کی غرض سے بذریعہ طیارہ تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ تمام خدام محترم موصوف کی خدمت میں اھلاً وسھلاً و مرحبا کا مسنون تحفہ پیش کرنے کے لئے مورخہ ۲۶ مئی کی شام پانچ بجے حیدر آباد کے ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل صدر اجتماع کمیٹی اور مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعتِ احمدیہ حیدر آباد نے محترم صاحبزادہ صاحب کی گل پوشی کی۔ بعدہٗ محترم موصوف نے تمام منتظرین سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ طیران گاہ سے آپ سکندر آباد کے قبرستان میں تشریف لے گئے (آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

مجالسِ خدام الاحمدیہ آندھرا کے دوسرے سالانہ اجتماع کے لئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النـــــاصر

مکرم و محترم حمید الدین شمس صاحب!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کی دو چٹھیاں مورخہ ۹/۴/۸۳ موصول ہوئی ہیں۔ میری دعا ہے خداوند کریم آپ سب خدام کو الداعی الی اللہ بنا دے۔ اور آپ کی دعوت الی اللہ میں تاثیر پیدا فرمائے۔ لوگوں کے دلوں کو آوازِ حق و صداقت کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ خداوند کریم کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت دنیا میں قائم ہو۔ شریعتِ قرآنیہ کا نفاذ ہو۔ اور ساری دنیا اخوتِ اسلامی میں داخل ہو کر امن و سکون اور اطمینان کا سانس لے اور فلاحِ دارین نصیب ہو۔ خداوند کریم آپ کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا چلا جاوے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق ملتی رہے۔ خداوند کریم ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اس کے سایہ تلے بڑھتے چلے جاؤ۔ آمین۔

والسلام

خاکسار:- مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

۲ مئی ۱۹۸۳ء

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

جہاں آپ نے مکرم سید اسمٰعیل صاحب ڈرائیور مرحوم کا جنازہ پڑھایا۔ بعدہٗ محترم نور محمد الہ دین صاحب مرحوم کی کوٹھی پر جا کر ان کی بیوہ سے اور محترمہ صداقت بیگم صاحبہ سے ان کے محترم شیخ یوسف علی صاحب ترقانی (دہلی) مرحوم کی وفات پر تعزیت فرمائی۔ بعد ازاں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی کوٹھی بیت الانور پر قیام فرمایا۔

مورخہ ۲۷ مئی کو محترم صاحبزادہ صاحب نے جمعہ کی نماز احمدیہ مسجد افضل گنج میں ادا فرمائی۔ نماز سے پہلے آپ نے ایک وجد آفریں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے ہر سہ ذیلی تنظیموں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماع کی کارروائی

مورخہ ۲۸ مئی کو قریباً اڑھائی بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ صاحب مقام اجتماع (مسعود منزل) میں تشریف لائے۔ اور کچھ دیر آرام فرمایا۔ ٹھیک ساڑھے چار بجے آپ سے اجتماع کی کارروائی کا آغاز فرمانے کی درخواست کی گئی۔ جوں ہی آں محترم کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تمام خدام نے احتراماً کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔

اجتماع کی کارروائی مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ مکرم محمد عبد المتین صاحب نائب قائد مجلس مقامی نے عہد دہرایا۔ اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب چنتہ کنٹہ نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجد آفریں پیغام پڑھ کر سنایا۔ (یہ پیغام کا متن اس رپورٹ کے ساتھ علیحدہ دیا جا رہا ہے۔ ادارہ) پیغام کے بعد مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل صدر اجتماع کمیٹی نے دوران سال کی رپورٹ کارگذاری پیش کی۔ اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے خدام کو مخاطب کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا جس میں آپ نے خدام کی دوران سال کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور پُرنور کی منشاء کے مطابق ہر خادم کو داعی الی اللہ بن جانا چاہیئے جس دن جماعت کا ہر فرد داعی الی اللہ بن گیا یقیناً آپ اپنی آنکھوں سے غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر دیکھیں گے۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

مقابلہ جات: سب سے پہلے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت مقابلہ تقاریر منعقد ہوا۔ جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ تقاریر کے بعد گیمس کے مقابلے ہوئے جس میں انچارج گیمس کے فرائض مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے انجام دیئے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی اور رات کے کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک آٹھ بجے تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے۔ رات کو تمام خدام مقام اجتماع میں ہی سوئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی از راہ شفقت مقام اجتماع میں ہی آرام فرمایا۔ صبح چار بجے نماز تہجد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے اور پانچ بجے نماز فجر محترم صاحبزادہ صاحب نے پڑھائی۔ بعدہٗ مکرم احمد عبد الباسط صاحب زعیم خدام الاحمدیہ نے "کشتی نوح" کا درس دیا۔ درس کے بعد خدام کی مختلف گیمس ہوئیں اور خدام دوڑ۔ کبڈی۔ سلو سائیکل ریس۔ پیغام رسانی۔ دینی معلومات اور پرچہ ذہانت وغیرہ مقابلہ جات میں شریک ہوئے۔ صبح کے ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد "A" گروپ کے تلاوت، نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں صدارت کے فرائض علی الترتیب مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ اور مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نے انجام دیئے جبکہ ججز کے فرائض مکرم بشیر احمد صاحب سعید آباد۔ مکرم احمد حسین صاحب۔ مکرم محمد صادق صاحب۔ مکرم خواجہ معین الدین صاحب۔ مکرم رحمت اللہ صاحب غوری۔ مکرم محمد عبد القیوم صاحب۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب۔ مکرم مسعود احمد صاحب انیس۔ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب۔ مکرم مولوی برہان احمد صاحب۔ مکرم سید جعفر حسین صاحب اور خاکسار نے ادا کئے۔

جلسہ یوم خلافت

مورخہ ۲۹ مئی کو ہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم عبد الواصف صاحب انصاری کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید جعفر حسین صاحب، خاکسار حمید الدین شمس۔ مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب۔ مکرم ہاربٹ ابن حامد بھنو آف ماریشس۔ مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں آپ نے نظام خلافت کی ضرورت، اہمیت پر انتہائی مؤثر اور دلنشین پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ کا یہ بصیرت افروز ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس جلسہ کے بعد اطفال الاحمدیہ کا حفظ قرآن مجید کا مقابلہ ہوا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔

تقسیم انعامات

ٹھیک چار بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت اجتماع کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم عبد الواصف صاحب انصاری کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم سید شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل نے عہد دوہرایا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہ شفقت علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے تمام خدام کو انعامات عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں آپ نے مکرم محمد ضیاء الدین صاحب زعیم علاقہ لال ٹیکری، تلے پلی اور آصف نگر کو رولنگ ناصر ٹرافی نیز بغرض تبلیغ و زیارت قبر مسیح جانے والے آٹھ مقامی خدام اور اجتماع میں شریک ہونے والے مختلف مجالس کے نمائندگان کو بھی انعامات مرحمت فرمائے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے دلنشین پیرائے میں خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے خدام کو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرمائی۔ پرسوز اجتماعی دعا کے بعد آپ نے اجتماع کی کارروائی کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر اور دیرپا اثرات مرتب کرے۔ آمین۔

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل۔ مکرم محمد عبد المتین صاحب مکرم محمد ضیاء الدین صاحب۔ مکرم ارشاد حسین صاحب۔ مکرم ابو الحسن سلیم صاحب۔ مکرم شاہد احمد صاحب۔ اور مکرم مسعود احمد صاحب انیس نے بھرپور تعاون کیا فجزاھم اللہ خیراً۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی واپسی

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد اور روانگی کی خبریں مقامی مسلم اخباروں نے جلی حروف میں شائع کیں۔ مورخہ یکم جون کی صبح پونے آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو الوداع کہنے کے لئے کثیر تعداد میں خدام حیدر آباد ائیر پورٹ پر موجود تھے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے اجتماعی دعا کروائی۔ تمام خدام نے محترم صاحبزادہ صاحب سے شرف مصافحہ اور معانقہ حاصل کیا۔ بعدہٗ آپ براستہ دہلی قادیان تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

آندھرا پردیش کے تمام خدام حضرت صاحبزادہ صاحب کے بے حد ممنون و مشکور ہیں کہ آپ نے خدام کی خواہش پر سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے اجتماع میں شرکت فرمائی۔

فجزاہُ اللہ احسن الجزاء

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ (۱)

اس دوران ایک روز مکرم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے جو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے یہ سعادت حاصل کی۔ مسجد مبارک میں نماز تہجد مکرم حافظ اسلام الدین صاحب خادم مسجد پڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان کی برکتوں سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔

اللّٰھُمَّ اٰمین

صد مبارک! ماہِ صیام

صد مبارک! آ گیا ہے دوستو ماہِ صیام
دن کو روزہ ہے، رات کو مل جائے توفیقِ قیام

حق تعالےٰ نے ہر اک نیکی کی رکھی ہے جزا
لیک روزوں کی جزا خود ہے وہ قدوس السلام

اتقا کے ساتھ ہی میسّر ہے ہر نیک کام
بے ثمر نیکی ہے اُس کی رزق ہو جس کا حرام

مشتبہ باتوں سے بچنا متقی کا کام ہے
ہر قدم پر ہے یقیناً ورنہ خطرے کا مقام

بغض و کینہ، بدظنی، حرص و حسد مردود ہیں!
خدمتِ نوعِ بشر ہے بے ریا مقبول کام

عاجز و مسکین و بیواؤں، یتامیٰ کا خیال
ہو سدا، اور نیکیوں پر مخلصانہ ہو دوام

لیلۃ القدر کی برکت سے وہ ہوں گے مستفید
جو قیام اللیل کا کرتے ہوں دائم اہتمام

جو خدا سے صلح کر لیں ان کو مبارک ماہِ نو
کس قدر خوش بخت ہیں وہ شاہِ بطحا کے غلام

قارئیں سے ہے یہ التماس اِذا النجا!
یاد فرمائیں دعاؤں میں مجھے بھی صبح و شام

★ — محتاجِ دعا — خاکسار عبد الرحیم راٹھور ★

خطبہ جمعہ

احمدیت دنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے

اسی لئے میں بار بار اعلان کر رہا ہوں کہ داعی الی اللہ بنو، دنیا کو اپنے ربّ کی طرف بلاؤ اور اُسے نجات کا رستہ دکھاؤ

جو وقت ہمیں میسر ہے اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بہترین رنگ میں استعمال کرنا ہوگا۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ بلا استثناء ہر احمدی مبلغ بنے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۹ امان ۱۳۶۳ ہش مطابق ۹ مارچ ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دُنیا ہمیشہ سے مختلف وجوہات اور اسباب کی بناء پر باہم دگر برسرِ پیکار رہی ہے۔ لیکن بعض زمانوں میں اور بعض خاص وقتوں میں یہ لڑائیاں بہت زیادہ شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ چنانچہ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، اس میں انسان، انسان کے ساتھ جس شدت سے برسرِ پیکار ہے اور جتنی زیادہ وجوہات کی بناء پر انسان انسان میں لڑائی ہو رہی ہے دُنیا میں کم ہی ایسے مواقع آئے ہوں گے کہ جب لڑائی کی وجوہات بھی اتنی زیادہ ہو گئی ہوں اور شدت بھی انتہائی درجہ تک پہنچی ہو۔ بعض اوقات تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اگر صبر کی انتہائی قوتیں کارفرما نہ ہوں، تو انسان ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے انسانیت کے وجود کو ہی ختم کر دے گا۔ نہ صرف یہ کہ

لڑائی کی وجوہات اور اسباب

بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ وہ ہتھیار جو انسان کو آج میسر ہیں وہ اتنے قوی، اتنے ہیبت ناک اور اتنے وسیع اثرات ہیں کہ اگر وہ کسی وقت بھی لڑائی کے میدانوں میں استعمال ہونے لگیں تو حقیقت یہ ہے کہ علاقوں کے علاقے زندگی کے وجود ہی سے خالی ہو جائیں گے۔ بہت سے مفکرین جو جنگ کے حالات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں وہ اس بات پر متفق ہیں کہ اس وقت انسان انسان کے درمیان ایک ہولناک عالمگیر جنگ کو روکنے کے لئے صرف ایک ہی مانع باقی ہے۔ اور وہ ہے ہتھیاروں کا ہولناک ہونا۔ یہ ہتھیار اتنے خوفناک ہو چکے ہیں۔ اور اتنی شدت اختیار کر چکے ہیں کہ اگر ان سے ایک دفعہ لڑائی چھڑ جائے تو تمام وہ لوگ جو ان ہتھیاروں کی کنہ سے واقف ہیں اور ان کے اثرات کا کچھ تصور رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ قومیں بھی تباہ ہو جائیں گی جو اس لڑائی میں غالب آجائیں؛ اور وہ بھی تباہ ہو جائیں گی جو مغلوب ہوں۔ اور دونوں طاقتوں کے ہاتھ میں عملاً کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ پس یہی ایک خوف ہے جو اس وقت جنگ میں مانع ہے۔

آپ نے

ہیروشیما اور ناگاساکی کی

تباہی کے قصے سنے ہوں گے۔ ان شہروں پر ایسے بم گرے تھے جنہوں نے صرف شہریوں کو ہی ہلاک نہیں کیا بلکہ ان بموں کے اثرات سے اردگرد کے علاقوں میں بھی انتہائی ہولناک تباہیاں پھیلیں۔ اور سالہا سال تک قسم قسم کی بیماریاں اور وبائیں وہاں پھوٹتی رہیں۔

یہ بم اُن عام بموں سے مختلف ہیں جن کا تصور دُنیا کے ان ممالک میں پایا جاتا ہے جہاں غیر معمولی ترقی نہیں۔ مثلاً پاکستان اور ہندوستان وغیرہ۔ ان علاقوں کے عوام سمجھتے ہیں کہ بم سے مراد صرف یہ ہے کہ ایک دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں کچھ عمارتیں منہدم ہوئیں اور کہیں آگ لگ گئی۔ لیکن جن ہتھیاروں کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ ان سے بالکل مختلف ہیں۔ چنانچہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرنے والے بموں سے جو ہلاکت ہوئی وہ وہیں ختم نہیں ہوئی کہ سارے کا سارا شہر صفحۂ ہستی سے اُڑ گیا بلکہ انہوں نے ایسے ریڈیائی اثرات پیچھے چھوڑے جو آنکھ سے نظر آنے والی لہروں کی صورت میں موجود رہے جیسی آپ ریڈیو یا ٹیلیویژن میں دیکھتے ہیں۔ آپ کو علم تو ہے کہ وہ لہریں موجود ہیں کیونکہ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ آپ ان سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، لیکن صرف بصیرت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ ظاہری آنکھ سے وہ نظر نہیں آ رہی ہوتیں۔ اسی قسم کی لہریں ان نئے بموں سے نکلتی ہیں جو انسانی زندگی کو تباہ کرنے کے لئے دو طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں۔

ایک ہے براہِ راست ہلاکت۔

لیکن اس سے بھی زیادہ خوفناک اثر یہ ہے کہ انسان مرتا بھی نہیں اور زندہ بھی نہیں رہتا۔ بلکہ بین بین حالت اس طرح زندگی گزارتا ہے جس طرح کینسر کا مریض اپنی بیماری کے انتہائی خطرناک لمحات میں زندگی گزارتا ہے۔ یہ لہریں انسانی زندگی کی کنہ کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ اور ان مرکزی خلیوں پر حملہ آور ہوتی ہیں جو اپنے اندر زندگی کا پروگرام رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کا ہر ذرہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ ایک خاص پروگرام

کے تابع کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس ذرّے کے اندر ارب ہا ارب معلومات چھپائی ہوئی ہیں اور ہدایات کا جو اندرونی نظام ہے وہ ان کے تابع کام کرتا ہے۔ الغرض یہ لہریں ان ذرّوں پر حملہ آور ہوتی ہیں اور ان پروگرام کو تباہ کر دیتی ہیں۔ نتیجۃً زندگی کا سارا نقشہ بدل جاتا ہے۔

چنانچہ جو لوگ ان بموں کے اثرات سے بعد میں متاثر ہوئے اُن کے ہاں اتنے مکروہ اور بدہیئت بچے پیدا ہوئے جن کو دیکھ کر بھی گھن آتی تھی۔ اور خوف محسوس ہوتا تھا۔ کسی کے پیٹ میں آنکھیں نکل آئیں، تو کسی کے سر پر۔ ان لہروں نے زندگی کا تمام نظام درہم برہم کر دیا۔ بعض لوگوں پر بظاہر ان لہروں کے کوئی اثرات نظر نہیں آ رہے تھے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایسے اثرات بھی ظاہر ہوئے جن سے اگلی نسل متاثر ہوئی۔ اور نہایت خوفناک قسم کے بچے پیدا ہونے لگے۔ تب ان کو پتہ چلا کہ جو ہتھیار ایجاد ہوئے ہیں ان کا کتنا خوفناک اثر انسانی زندگی پر پڑ سکتا ہے۔ جو مر گئے وہ تو بعد کے اثرات کو نہ دیکھ سکے لیکن جو زندہ بچ رہے انہوں نے ان بموں کے بہت ہی خوفناک اثرات دیکھے۔ جو ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے تھے۔ چنانچہ بعض لوگوں کے جسم گل گئے۔ بعض کے بال جھڑ گئے۔ بعض کے ناخن گل گئے۔ بعض کے جگر تباہ ہو گئے۔ اور کئی ایک کی آنکھیں جاتی رہیں۔ الغرض انسان کو ایسے مختلف عوارض لاحق ہو گئے جن کا علاج انسان کے بس میں نہیں تھا۔ کیونکہ ریڈیائی بیماریوں سے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں وہ اتنے خوفناک ہوتے ہیں کہ انسان دوسرے ذرائع سے اُن کا

علاج کرنے کی طاقت

ہی نہیں رکھتا۔ یہ اثرات اس ایک بم کے ہیں جو ہیروشیما پر گرایا گیا تھا۔ اور جو آج ایک قصۂ پارینہ بن چکا ہے۔ اس لئے کہ آج کی دُنیا میں جو نائٹروجن بم اور ہائیڈروجن بم ایجاد ہوئے ہیں وہ اتنے طاقتور ہیں کہ ایک شہر یا دو شہروں کو تباہ کرنے کا سوال نہیں ہے اب تو اس طرح گنتی کی جاتی ہے کہ سارے انگلستان کو تباہ کرنے کے لئے کتنے بموں کی ضرورت ہے؟ چنانچہ ایک دفعہ بموں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہلاکت کے متعلق انگلستان کے وزیرِ اعظم اور امریکہ کے صدر کے درمیان گفتگو ہوئی۔ انگلستان کے وزیرِ اعظم کی مدد کے لئے ایک سائنسدان، جو ان باتوں سے واقف تھا، وہ بھی اس کے ساتھ گیا ہوا تھا۔ گفتگو کے دوران اُس نے امریکہ کے صدر سے کہا کہ اگر آج

لڑائی چھڑ جائے تو آپ کا ملک جو بڑا وسیع ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ لازماً بچ جائے گا۔ مگر ہمارے ملک کا کیا بنے گا؟ کیونکہ ہمارے اندازے اور جائزے کے مطابق ہمارے انگلستان کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے لئے صرف تین یا چار بموں کی ضرورت ہے۔ ایک شہر نہیں، بلکہ پورا ملک جو ٹروروں کی آبادی پر مشتمل ہے اور جس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا فاصلہ قریباً پندرہ سولہ سو میل بنتا ہے، اس کو تباہ کرنے کے لئے تین یا چار بم کافی ہوں گے۔ پھر اس سائنسدان نے انگریزی میں کہا

To be on the safe side at most seven would be enough.

اس نے 'Safe side' کا محاورہ بڑے دلچسپ رنگ میں استعمال کیا کہ اگر محفوظ اور محتاط اندازہ کرنا ہو تو زیادہ سے زیادہ سات بم کافی ہوں گے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ پس

یہ امر واقعہ ہے

کہ بم ہولناک ہونے کے لحاظ سے ہمارے زمانہ میں بسنے والے انسانوں کے تصور کی حد بندی سے بہت زیادہ تجاوز کر چکے ہیں۔ [illegible] ایک دو یا چار یا پانچ بم تیار نہیں ہوئے بلکہ ہزارہا کی تعداد میں تیار ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے بلاک جو دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں، ایک دوسرے کو نشانہ بنائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ نشانے اس نوعیت کے ہیں کہ اگر روسی بلاک امریکی بلاک پر اچانک حملہ کر دے تو امریکن بلاک کے بم جو مقابلے کے لئے تیار بیٹھے ہیں وہ اس بات کا انتظار نہیں کریں گے کہ کوئی ان کو حکم دے تو وہ چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو جو ملک حملہ میں ابتداء کرتا ہے وہ [illegible] جیت جاتا ہے [illegible] اگر روس ابتداء کرتا ہے اور اپنے بموں کو امریکہ پر حملہ کرنے کا حکم دے دیتا ہے تو امریکہ تباہ ہو جائے گا اور امریکہ کے بموں کو چلانے کے لئے آرڈر [illegible] دے گا؟ اگر سارا وائٹ ہاؤس ہی تباہ ہو جائے اور [illegible] صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں تو کون حکم دے گا کہ جنگ شروع ہو چکی ہے [illegible] جوابی حملہ کرو۔ اب ایک نیا سسٹم بنایا گیا ہے کہ مختلف علاقوں میں ایسے میزائل جو ہر وقت حملہ کے لئے تیار رہتے ہیں ان کو یہ آرڈر ہے کہ اگر تمہیں رکنے کا آرڈر نہ ملے تو تمہیں چل پڑنا ہے۔ یہ میزائل [illegible] تہوں میں بھی نصب ہیں۔ زیر زمین علاقوں میں بھی ہیں [illegible] اڈوں میں بھی چھپا کر رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح ہوائی جہاز ہر وقت ایک دوسرے کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ اور ان کو بھی یہی آرڈر ہے کہ اگر یہ آرڈر نہ ملے کہ تم نے رکے رہنا ہے تو [illegible] گے۔ چنانچہ وہ علاقے جہاں یہ بم رکھے گئے ہیں وہاں کمپیوٹرز اور دیگر ذرائع سے [illegible] جاری ہو رہے ہیں کہ بموں نے نہیں چلنا، نہیں چلنا، نہیں چلنا۔ اگر کسی وقت وہ کمپیوٹرز خراب ہو جائیں یا وہ علاقے اچانک تباہ کر دیئے جائیں تو یہ

سارے بم از خود چل پڑیں گے

پھر ان کو کوئی روک نہیں سکے گا۔ اس لئے حملہ آور ملک کو بھی یقین ہو چکا ہے کہ اگر میں حملے میں ابتداء بھی کر لوں اور 'اچانک پن' جس کو 'SURPRISE' کہتے ہیں، اس کے سارے فوائد بھی حاصل ہو جائیں تب بھی میرے خلاف اتنے بم ضرور چل جائیں گے جن سے میرا اکثر حصہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

یہ یہ خوف [illegible] وقتی جنگ کو روکے ہوئے ہے۔ اور یہ خوف دونوں فریقوں کو لاحق ہے۔ اس لئے دونوں طاقتیں یہ کوشش کر رہی ہیں کہ وہ کوئی ایسی حیرت انگیز ایجاد کریں جس سے [illegible] ایک کو دوسرے پر نمایاں فوقیت حاصل ہو جائے۔ یعنی اگر ان میں سے [illegible] پہل کرے تو اسے یہ یقین ہو کہ وہ جواباً تباہ و برباد نہیں ہو سکے گا [illegible] یہ فوقیت حاصل ہو گئی اس وقت دنیا کے امن کی کوئی ضمانت نہیں [illegible]

کہتے ہیں ایک [illegible] تلوار لٹکی رہتی تھی جو ہر وقت اس شخص کے سر پر لٹکی رہتی تھی جو بال [illegible] جب بھی اسے شک پڑتا کہ یہ شخص غالباً [illegible] تھی۔ وہ باریک سا دھاگہ [illegible] اس کو ہلاک کر دیتی تھی۔

آج اس سے بھی [illegible] انسانیت کی ہلاکت کی تلوار اس کے اوپر لٹک رہی ہے۔ سارے انسانوں کی ہلاکت کی تلوار کیوں بنا دیا [illegible] سے لٹکی ہوئی ہے؟ اس لئے کہ دونوں طرف [illegible] انسانیت [illegible] خدا کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خالصتاً [illegible] کے مرہون منت [illegible] آمادہ کر رہے ہیں۔ یا چھٹے [illegible] ہیں۔ اخلاقیات [illegible] خدا تعالیٰ کے خوف کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ سو فیصد خود غرضی پر مبنی خیالات [illegible] جنہوں نے بالآخر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ جنگ شروع کرنی ہے یا نہیں۔

ایسے خطرناک دور میں جب کہ انسان کی تقدیر لامذہبی طاقتوں کے ہاتھ میں جا چکی ہو، احمدیت پر کیا ذمہ داریاں آتی ہیں۔ یہ ہیں وہ باتیں جو ہر احمدی کو سوچنی چاہئیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ **احمدیت دنیا کو**

ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ

ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ آخری ہے ان معنوں میں کہ اگر یہ بھی ناکام ہو جائے تو دنیا نے لازماً ہلاک ہونا ہے۔ پھر اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اور آخری ذریعہ ان معنوں میں کہ اگر یہ کامیاب ہو جائے تو [illegible] کے فضل سے دنیا کو اس قسم کی ہلاکت کا کوئی خوف ایک لمبے عرصے تک [illegible] نہیں ہوگا۔ یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ اس لئے میں بار بار یہ اعلان کر رہا ہوں کہ 'داعی الی اللہ' بنو۔ دنیا کو نجات کی طرف بلاؤ۔ دنیا کو اپنے رب کی طرف بلاؤ۔ ورنہ اگر بے خدا انسان کے ہاتھ میں دوسروں کی تقدیر چلی جائے تو ان کی ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے اور اس وقت امر واقعہ یہی ہے۔ نہ صرف یہ کہ بے خدا انسان کے ہاتھ میں لوگوں کی تقدیر آ گئی ہوئی ہے بلکہ ان کے ہاتھ اتنے مضبوط ہو چکے ہیں اور ان میں ایسے خوفناک ہتھیار آ چکے ہیں کہ وہ جب بھی چاہے، دنیا کے تمام انسانوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔

چنانچہ جب آئن سٹائن سے پوچھا گیا کہ تیسری عالمگیر جنگ کن ہتھیاروں سے لڑی جائے گی؟ (یہ دوسری جنگ عظیم کے بعد کا واقعہ ہے) تو انہوں نے یہ جواب دیا تھا کہ تیسری جنگ کے ہتھیاروں کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ لیکن میں یہ بتا دیتا ہوں کہ چوتھی جنگ ڈنڈوں اور پتھروں سے لڑی جائے گی۔ مطلب یہ تھا کہ تیسری جنگ کے ہتھیار اتنے خوفناک ہو چکے ہوں گے کہ انسان نہ صرف بحیثیت انسان اس دنیا سے تقریباً مٹ چکا ہوگا۔ بلکہ اس کی تمام سائنسی ترقیات، تمام ماحصل، تمام تہذیب غرضیکہ ہر چیز فنا ہو چکی ہوگی۔ جو لوگ بچیں گے وہ شاید پتھر کے زمانہ کے لوگ ہوں یا غاروں اور پہاڑوں میں بسنے والے لوگ ہوں۔ اُن کی لڑائی تو پتھروں اور ڈنڈوں سے ہی ہوگی۔ کیونکہ اس سے زیادہ ہماری تہذیب میں سے کچھ بھی اُن کو حاصل نہیں ہوگا۔ اور ہمارے علم میں سے کچھ بھی اُن تک نہیں پہنچا ہوگا۔ تمام علمی خزانے مٹ چکے ہوں گے۔ تمام سائنسدان تباہ ہو چکے ہوں گے۔ اور

تمام تہذیبوں کے سرچشمے

ختم ہو چکے ہوں گے۔ بچا کھچا انسان جو اس وقت غاروں یا جنگلوں میں بس رہا ہوگا۔ وہ ان چیزوں سے بے بہرہ ہوگا۔ اس لئے اس کی لڑائی اس قدیم زمانہ کی طرف واپس لوٹ جائے گی جو پتھروں یا غاروں کا زمانہ کہلاتا ہے۔

ان حالات میں ایک احمدی پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو پورے شعور، پوری بیداری اور بیدار مغزی کے ساتھ ادا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ ساری دنیا میں فعال ہو جائے اور تیزی کے ساتھ بنی نوع انسان کو [illegible] شروع کر دے اور دنیا واقعۃً متاثر ہو کر اسلام کی طرف آنے لگے تو [illegible] ہلاکت اور تباہی کی تحریک کو بڑھا دے [illegible] وہ عذاب میں جلدی [illegible] پر غالب [illegible] اگر آپ دنیا کو تبلیغ [illegible] اور پھر وہ [illegible] کی طرف مائل ہو سکے گی۔ تو آپ بلا خوف و خطر [illegible] دے سکتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ خطرات لازماً ٹل جائیں گے اور انسان کو خدا یہ موقع نہیں دے گا کہ وہ ہلاکت کے اتنے اہم اور خطرناک شیشے کر سکے۔ اگر ایسا نہ کر سکیں اور آپ نے اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کیا تو پھر اس دنیا کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔

یہ خیال کہ [illegible] اسلام نے بہرحال غالب آنا ہے [illegible] دنیا بچائی جائے گی۔ اس کے اندر بھی ایک FALLACY یعنی غلط فہمی اور ایک ابہام سا پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے انبیاء غالب تو ضرور آیا کرتے ہیں لیکن وہ غلبہ [illegible]

ہُوا کرتا ہے۔ ایک غلبہ تو یہ ہے کہ ساری قوم یا اس کی اکثریت ایمان لے آئے اور ایک ایسا غلبہ کہ ایمان نہ لانے کے نتیجہ میں انسانوں کی اکثریت کو ہلاک کر دیا جائے۔ یہ دونوں قسم کے غلبے ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں۔ اِس لئے اس بارے میں بہر حال کوئی شک نہیں کہ

اِسلام لازماً غالب آئے گا

مگر اس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جو لوگ اِسلام کے پیغام کو نہ سُنیں اُن کو بہت وسیع پیمانے پر ہلاک کر دیا جائے اور پھر جو بچے ان پر اسلام غالب آجائے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم نے کونسا غلبہ اپنے لئے پسند کرنا ہے؟ وہ غلبہ جو کم سے کم ہلاکت کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے یا وہ غلبہ جو زیادہ سے زیادہ ہلاکت کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اگر تو حضرت نوح علیہ السلام ہمارے امام ہوتے تو ہمیں دُوسرے غلبے کا حاصل ہونا کوئی بعید نہیں تھا۔ اور کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔ مگر ہمارے امام تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں جن کے غلبے میں کم سے کم جانی اتلاف اور نقصان ہُوا ہے۔ جو لوگ آنحضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اسلام کو جبر سے پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں اگر وہ تاریخ کے حقائق کو یکجا کر کے دیکھیں تو وہ حیران رہ جائیں گے کہ تمام انسانی تاریخ میں کبھی کسی انسان کو اتنا عظیم غلبہ بہت ہی کم جانی قربانی کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہُوا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہُوا۔ سارے عرب کے غلبے کے نتیجے میں جو جانوں کی تلفی ہوئی اُن کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ نہیں بنے گی۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو غلبہ حاصل ہُوا اس میں بہت کم جانی نقصان ہُوا ہے۔ صحابہ کی شہادتیں بھی شامل کر لی جائیں اور دُشمنوں کا قتل بھی شامل کر لیا جائے تب بھی تمام جنگوں کا جانی نقصان سینکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا۔ اور پھر بڑی بڑی دولتوں کو جو فتح کیا گیا وہاں بھی نسبتاً انتہائی معمولی جانی قربانی اور نقصان کے نتیجہ میں عظیم الشان فتوحات نصیب ہوئیں۔

پس ہمارے لئے جو مقصدِ حیات مقرر کیا گیا ہے وہ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپؐ کے نمونے پر انقلاب برپا کرنا ہے۔ اِس لئے ہلاکتوں والا انقلاب تو ہمیں سجتا نہیں۔ ہمیں تو ایسا اِنقلاب چاہیئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دُنیا میں برپا کر کے دکھایا۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم غیر معمولی بیداری کے ساتھ کام کریں جو وقت کھویا جا چکا ہے وہ تو اب واپس نہیں آسکتا۔ لیکن جو وقت ہمیں میسّر ہے اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بہترین رنگ میں استعمال کرنا ہوگا۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ

ہر احمدی بلا استثناء مُبلّغ بنے

وہ وقت گزر گیا کہ جب چند مبلّغین پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچّوں کو بھی مبلّغ بننا پڑیگا۔ بڈھوں کو بھی مبلّغ بننا پڑے گا۔ یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہُوئے بیماروں کو بھی مبلّغ بننا پڑے گا۔ اور کچھ نہیں تو وہ دُعاؤں کے ذریعہ ہی تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ دن رات اللہ سے گریہ وزاری کر سکتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ہم چل پھر کر تبلیغ کر سکیں۔ اس لئے بستر پر لیٹے لیٹے تجھ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ تو دلوں کو بدل دے۔ اگر ہم اپنی ذمّہ داری کو سمجھ لیں اور اس جذبے کے ساتھ کام شروع کر دیں تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ دُنیا کی ہلاکت کی تقدیر اللہ کے فضل سے ٹل سکتی ہے۔

دُنیا کے اس ہلاکت سے بچنے کے متعلق بعد میں آنے والے مورخین مختلف وجوہات نکالیں گے۔ کوئی کہے گا کہ امریکہ کے فلاں صدر نے فلاں حکمت کا کام کیا، اس لئے دُنیا ہلاکت سے بچ گئی۔ کوئی یہ سوچے گا کہ روس کے صدر نے فلاں حکمت کا کام کیا یا صبر کا نمونہ دکھایا اس لئے دُنیا ہلاکت سے بچ گئی۔ کوئی یہ خیال کرے گا کہ اہلِ یورپ کو اللہ تعالےٰ نے دانش عطا فرمائی تھی۔ اور ان کی حکمتوں کے نتیجہ میں دونوں بلاک یعنی روس اور امریکہ سمجھ گئے اور لڑائی ٹل گئی۔ اور بعض یہ سوچیں گے کہ شاید چین کی طاقت، جو DEVELOP ہو رہی تھی اور ترقی کر رہی تھی، اُس نے ایک ایسا رول، PLAY کیا۔ ایسا کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں دُنیا ہلاکت سے بچ گئی۔ لیکن خدا کی تقدیر جانتی ہوگی اور بعد میں آنے والا انسان بھی اس بات کی گواہی دیگا کہ دُنیا کی ہلاکت صرف اس بات کے دھاگے پر لٹکی ہوئی تھی کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اِسلام کی طرف توجّہ کرتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ احمدی بیدار ہُوئے، ان کو بشارت اس بات کا احساس ہُوا کہ آج دُنیا کے ہلاک ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اس امر پر ہوگا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس طرف توجّہ کی گریہ وزاری سے دُعائیں کیں۔ نیک اعمال کیئے۔ اور دُنیا کو خُدا کی طرف بُلایا۔ اور محض اس وجہ سے دُنیا ہلاکت سے بچائی گئی۔

یہ ہے تقدیر کا فیصلہ

اور یہی درست ہوگا کہ احمدیت یعنی حقیقی اِسلام کے سوا اور کوئی طریق انسان کے بچنے کا نہیں ہے۔ بعد میں آنے والا جو ایک لمبے عرصہ کے بعد پیدا ہوگا وہ بھی یہی سوچے گا اور اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ حقیقت میں دُنیا کی نجات احمدیت پر منحصر تھی، احمدیوں نے اپنے فرض کو کما حقہٗ ادا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا کو بچا لیا۔

اس لئے مَیں بڑی سنجیدگی کے ساتھ بار بار آپ کو توجہ دلا رہا ہوں کہ داعی الی اللہ بننے کی کوشش کریں۔ داعی اِلی اللہ بننے کے لئے کچھ ذمّہ داریاں ہیں، کچھ فرائض ہیں۔ کس طریق پر آپ کامیاب داعی الی اللہ بن سکتے ہیں، کونسی باتیں کرنی چاہئیں۔ اور کونسی نہیں کرنی چاہئیں؟ اِس سلسلہ میں مَیں چند باتیں اِنشاء اللہ تعالیٰ اگلے خطبے میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اس وقت صرف یہ کہہ کر خطبے کو ختم کرتا ہُوں کہ جو ذمّہ داری مَیں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق آپ سب پر ڈالی ہے، اور توقع رکھتا ہوں کہ ہر احمدی اِس ذمہ داری کو پُوری توجہ پورے انہماک اور پُورے خلوص کے ساتھ قبول کرے گا۔ اس کے لئے ساری جماعت کو خصوصیت سے دُعا کرنی چاہیئے۔ میری زندگی کا تجربہ ہے کہ جب بھی دُعا کی طرف سے غفلت ہوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اور جب بھی دُعا کی طرف توجہ پیدا ہوئی بظاہر مشکل اور ناممکن کام بھی بن گئے۔ موجودہ حالات میں یہ کہنا کہ ہر احمدی مبلّغ بن جائے۔ اتنا مشکل نظر آرہا ہے کہ یُوں معلوم ہوتا ہے جیسے میں ایک ناممکن بات کہہ رہا ہُوں لیکن ساتھ ہی یہ یقین بھی رکھتا ہُوں کہ اگر مَیں نے دُعاؤں میں کمی نہ کی اور اسی طرح جماعت نے بھی کوئی کمی نہ کی تو یہ بات جو بظاہر ناممکن نظر آرہی ہے ضرور ممکن ہو جائے گی۔ اسی حقیقت کو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

اس کلام کی سچائی کا جماعت بارہا مشاہدہ کر چکی ہے۔

اِس لئے ہر احمدی بہر حال اس بات سے اپنی تبلیغ کا آغاز کر دے کہ فوری طور پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ دُعا کرے۔ اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے اُوپر لازم کر لے۔ وہ خدا سے یہ التجاء کرے کہ

اَے خُدا! ہمیں یہ توفیق عطا فرما

کہ ہم اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کر سکیں اور تیری نظر میں داعی اِلی اللہ بننے کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے لگ جائیں۔ اور اے خدا! دُنیا کو بھی یہ توفیق عطا فرما کہ وہ ہماری باتوں کو سُنے۔ لوگوں کے دل نرم ہوں۔ ان کی عقلیں صاف اور سیدھی ہو جائیں اور وہ تیرے پیغام کو قبول کرنے لگیں۔ اس کے ساتھ یہ دُعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ نئے آنے والوں کو حوصلہ دے اور ان کو طاقت بخشے کہ وہ مخالفتیں برداشت کر کے بھی حق کو قبول کریں۔ اُن کو برکتیں عطا کرے اور اُن سے پیار کا سلوک فرمائے تاکہ وہ دُوسروں کے لئے نیک نمونہ بنیں۔ پھر روزانہ بلا ناغہ یہ دُعائیں بھی کریں کہ اے خدا! ہر آنے والا داعی اِلی اللہ بنے۔ مبلّغ بنے اور پھلجھڑی کا سا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے کہ ایک شمع روشن ہو تو وہ آگے دُوسری شمع روشن کرتی چلی جائے۔ اگر ساری جماعت یہ دُعائیں شروع کر دے تو دیکھتے دیکھتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے

دُنیا میں عظیم الشان انقلاب

برپا ہونے لگیں گے۔

پس دُعا پر بہت زور دیں۔ دُعا پر بہت زور دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیم کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ اوّل بھی دُعا ہے آخر بھی دُعا ہے۔ اگر داعی اِلی اللہ بننا ہے تو اللہ سے دُعائیں کرنی ہوں گی۔

اس سے مدد مانگے بغیر کس طرح داعی الی اللہ بن جائیں گے؟ جس کی طرف بلانا چاہتے ہیں اس سے محبت اور پیار کئے بغیر اس کی طرف کیسے بلائیں گے؟ لیکن ان امور سے متعلق مزید تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ اگلے خطبہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم بہت دعائیں کریں اور خلوص دل کے ساتھ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے۔ ہم ان کے نیک اثرات دیکھیں۔ ہماری طبیعت میں بشاشت پیدا ہو اور مایوسی ختم ہو جائے۔ دلوں میں ایک یقین اور

عظمت کردار کا احساس

پیدا ہو جائے۔ ہم جاننے لگیں کہ ہم دوسروں سے مختلف ہیں۔ ہم خدا والے ہیں اور خدا کی طرف یقین کے ساتھ بلانے والے ہیں۔ یہ وہ احساسات ہیں جو دعا کے نتیجہ میں بیدار ہوتے ہیں اور پھر تبلیغ کامیاب ہوا کرتی ہے ٭

(منقول از الفضل ربوہ مجریہ ۲۱ رمئی ۱۹۸۳ء)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف علماء کا شر انگیز پراپیگنڈہ

احباب کرام خاص طور پر دعائیں کریں!

از محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

احباب جماعت کو پہلے بھی اطلاع دی جا چکی ہے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف غیر احمدی علماء نے پھر شر انگیز پراپیگنڈا شروع کیا ہوا ہے اور حالات کو بد سے بدتر بنایا جا رہا ہے۔ ایک غیر احمدی اسلم قریشی کچھ عرصہ سے اپنے گھر سے لاپتہ ہے۔ حکومت اس بارہ میں تفتیش کر رہی ہے۔ مگر غیر احمدی مولوی اسلم قریشی کی گمشدگی کی آڑ میں اپنی تقاریر و بیانات کے ذریعہ عوام میں اشتعال پیدا کر رہے ہیں۔ کہ اس کی گمشدگی کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ہے۔ اور یہ مطالبہ ہو رہا ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو شامل تفتیش کیا جائے۔ نیز یہ مطالبہ ہو رہا ہے کہ احمدیوں کو فوج اور سول عہدوں سے ہٹا دیا جائے۔

۳۰ رمئی ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک نام نہاد احتجاج کے نام پر جماعت احمدیہ کے مرکز ثانی ربوہ کے ریلوے سٹیشن کی مسجد محمدیہ میں نماز جمعہ سے قبل مقررین نے جماعت احمدیہ کی مقدس ہستیوں کا انتہائی توہین آمیز انداز میں ذکر کیا۔ اور سراسر بے بنیاد گندے اتہامات لگائے جن کا نقل کرنا بھی ہمارے لئے ممکن نہیں۔ تاکہ "بدر" کے کالم ان کی عفونت سے آلودہ نہ ہوں تاہم اہانت اور گندے اتہامات سے صرف نظر کرتے ہوئے ان کی گوہر افشانیوں کا نمونہ اختصاراً درج کرتے ہیں۔ مختلف مقررین نے اپنی اشتعال انگیز تقاریر میں کہا:۔

(۱) جب تک کتے کو کنویں سے نہ نکالا جائے پانی پاک نہیں ہو سکتا۔ جب تک مرزائی کتے پاکستان میں موجود ہیں، پاکستان کو پاکستان کہنا بھی پاکستان کی توہین ہے۔

(۲) بہاولپور کے چڑیا گھر میں چلے جاؤ۔ مونگ پھلی کا لفافہ لے جاؤ۔ وہاں پر ایک جانور ہے جو مونگ پھلی کا شوقین ہے اس کی شکل ڈاکٹر عبد السلام سے ملتی ہے۔ اگر نہ ملے تو جو سزا کتے کی وہ میری سزا۔

(۳) ختم نبوت کے نام پر اس طرح جان دینے کے لئے تیار رہو جس طرح غازی علم دین شہید نے نبی کریمؐ کی توہین کرنے والے کو قتل کر کے اپنی جان کی قربانی دی تھی۔ (بحوالہ اخبار الفضل ۲۵ رمئی ۱۹۸۳ء)

ایسی دلآزار اور اشتعال انگیز تقاریر نہ صرف مرکز ربوہ میں بلکہ پاکستان کے مختلف حصوں میں پاکستانی علماء کی طرف سے مسلسل ہو رہی ہیں۔ مگر احمدی صبر و تحمل کا مظاہرہ کر رہے ہیں جو ہمیشہ سے ان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ ہماری داد و فریاد احکم الحاکمین خدا کے دربار میں ہی ہے۔ جو مظلوموں کا حامی و مددگار ہے۔ اس لئے احباب کرام ان ایام میں دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ، مرکز ربوہ اور احمدیان پاکستان کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو مخالفین کی شر انگیزی اور فتنہ پروری سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کو بھی عقل و ہدایت دے کہ وہ اس دلآزار طریق سے اجتناب کریں۔ اور امن و صلح کے ساتھ رہیں۔

ان ایام میں یہ دعائیں خاص طور پر کریں:۔

(۱) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(۳) رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

ہمیں اپنے زندہ خدا کے وجود پر جو دعائیں سنتا اور قبول فرماتا ہے زندہ یقین ہے۔ یہ عاجزانہ کی یہ مخلصانہ دعائیں یقیناً ایک نیک اور پاکیزہ تبدیلی حالات و قلوب میں لائیں گی۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ٭

درخواست دعا و شکریہ احباب

گزشتہ دنوں مکرمہ ثریا صادق صاحبہ آف لندن نے بذریعہ فون بتوسط مکرم [illegible] یہ تشویشناک اطلاع دی کہ ان کے ۱۸ سالہ بیٹے عزیز طارق کو کسی نے چاقو مار کر شدید زخمی کر دیا اور بچہ خطرناک حالت میں ہسپتال میں داخل ہے۔ اس اطلاع پر مقامی طور پر بار بار دعا کا اعلان کیا جاتا رہا۔ اب مکرمہ ثریا صادق صاحبہ نے جو تفصیلی اطلاع دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ شام کو پانچ بجے کے قریب وہ گھر سے نکلے۔ ایک لڑکا گالیاں دیتا ہوا آگے بڑھا اور [illegible] گندی فحش گالیاں دیتا رہا۔ ثریا صادق صاحبہ نے آگے بڑھ کر اس لڑکے کو [illegible] وہ نہ سمجھا اور مکے دکھاتا رہا۔ گلی کے کئی لوگوں نے بھی سمجھایا لیکن اس نے [illegible] طارق کو اس کی والدہ نے اپنے پیچھے کر لیا تاکہ اس لڑکے کے حملے سے محفوظ ہو جائے۔ لیکن اس لڑکے نے ثریا صادق صاحبہ کے کندھے کے اوپر سے ایک بھرپور وار کیا جس کے نتیجہ میں ساڑھے چار پانچ انچ [illegible] طارق کے پھیپھڑے کو چاقو چیرتا چلا گیا۔ دل کے اوپر کی جھلی کٹ گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ [illegible] ہسپتال پہنچایا گیا۔ چھ دن تک Intensive care میں رہا پھر وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے عزیز طارق رو بصحت ہے اور گھر آ گیا ہے۔ سکول کے [illegible] صاحب نے گھر آ کر عیادت کے علاوہ ہدایت کی کہ امتحان میں جو ۱۲ رجون کو شروع ہو رہا ہے [illegible] شریک ہو جائے۔ یہ امتحان 'A' Level کا فائنل امتحان ہے۔

مکرمہ ثریا صادق صاحبہ دو جانور صدقہ کے علاوہ نقدی کی صورت میں صدقہ اور ۲۰/- روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ بچے کو خدا تعالیٰ کامل صحت دے۔ اور امتحان میں نمایاں کامیابی دے۔ ساتھ ہی سب بہن بھائیوں۔ بزرگوں کا شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے خطوط۔ فون، ٹیلیگرام اور دعاؤں کے ذریعہ ڈھارس دی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر دے۔ آمین۔

خاکسار:۔ مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

درخواست دعا

مکرم منیر الدین صاحب شمس انچارج مبلغ کینیڈا اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس کا گزشتہ سال ستمبر میں دل کا آپریشن ہوا تھا اچانک انہیں ۲۶ رمئی کو ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ معلوم ہوا اندرونی حصہ کے ٹانکے کھل گئے ہیں۔ اس وجہ سے ہرنیا بھی ہو گیا۔ ہر دو اپریشن ۲۷ رمئی کو کر دیئے گئے اس دوران دل کی حالت بے قاعدہ رہی۔ احباب کی خدمت میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی

(فون نمبر:۔ ۶۱۲۰۱۹)

بدر اور طارق

آنے والے موعود کے دو صفاتی نام

سورۃ الطارق کی ابتدائی آیات کی انتہائی لطیف اور پُر معارف تفسیر

رقم فرمودہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝

(مجھے) قسم ہے آسمان کی اور صبح کے ستارے کی

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝

اور کس چیز نے تجھے علم دیا کہ صبح کا ستارہ کیا ہے

تفسیر: ... طارق کے تین معنیٰ لغت میں لکھے ہیں جیسا کہ حلِ لغات میں بتایا گیا ہے سوال یہ ہے کہ کیا یہ تینوں معنیٰ اس جگہ چسپاں ہوتے ہیں یا ان میں سے کوئی ایک ...؟

اس بارہ میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ہم بعض جگہ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کے پانچ پانچ۔ چھ چھ معنے کر جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ رہتا ہے کہ شاید زبردستی معنے کر دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے طریق کی اس آیت سے اور ایسی ہی بعض اور آیات سے تصدیق نکلتی ہے جب لغت میں ایک لفظ کے ایک سے زائد معنیٰ ہوں تو بہر حال دو حالتیں ہوں گی یا یہ کہ عبارت میں ایک معنیٰ مُراد لئے گئے ہیں اور یا یہ کہ ایک سے زیادہ معنے مُراد لئے گئے ہیں۔ پھر جہاں ایک سے زیادہ معنے لئے گئے ہوں وہاں بھی دو صورتیں ہوں گی۔ کبھی ایک معنے اتنے واضح ہوں گے کہ عبارت سے صاف ثابت ہو گا کہ وہی معنے اس جگہ چسپاں ہو سکتے ہیں اور کبھی وہ معنے اتنے واضح نہیں ہوں گے اور اس کے لئے کسی اشارہ کی ضرورت ہو گی۔ قرآن کریم میں جس جگہ کسی لفظ کے ایک معنیٰ لینے ہوں۔ دوسرے نہ لینے ہوں وہاں **مَا أَدْرَاكَ** کا لفظ آتا ہے گویا ایک لفظ کے کئی معنیٰ ہوتے ہیں مگر **مَا أَدْرَاكَ** [illegible] کے بعد ایک معنیٰ بتا کر اللہ تعالیٰ یہ بتا دیتا ہے کہ ہم اس جگہ اس سے یہ خاص معنے مُراد لیتے ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ جہاں مَا أَدْرَاكَ کا لفظ نہیں آتا وہاں ہمارا حق ہے کہ ہم اس کے کئی معنیٰ کریں ورنہ وجہ کیا ہے کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ معنوں کو محدود کر دیتا ہے اور دوسری جگہ محدود نہیں کرتا اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ ایک لفظ کے کئی کئی معنے کرنا قرآن کریم کے اُصول کے خلاف نہیں

ہاں جس جگہ وہ خود معنوں کو محدود کر دے وہاں ہمارا حق نہیں کہ ہم ان معنوں کو ترک کر کے کوئی اور معنے کریں۔ پس وہ لوگ جو ہماری تفسیر پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ہم کیوں ایک لفظ کے کئی کئی معنے جو لغت سے ثابت ہوتے ہیں کرتے ہیں اُن کا یہ اعتراض قلّتِ تدبّر اور قرآن کریم پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

یہاں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ۔ النَّجْمُ الثَّاقِبُ۔ اگر مَا أَدْرَاكَ کا لفظ یہاں نہ ہوتا تو کوئی کہہ دیتا کہ طارق سے کاہن مُراد ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے معنے کو محدود کرتے ہوئے فرمایا وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ طارق کون ہے یعنی تمہارے پاس اس لفظ طارق کا صحیح مفہوم سمجھنے کا کوئی ذریعہ نہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ عرب لوگ طارق کے معنے نہیں جانتے تھے یہ عربی کا لفظ ہے اور اہلِ عرب جانتے تھے کہ طارق کے کیا کیا معنے ہیں پس مَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ کا بجز اس کے کوئی مطلب نہیں کہ طارق کے کئی معنوں میں سے تم کو کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ ہم اس جگہ طارق کے کونسے معنے مُراد لے رہے ہیں۔ اس لئے ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ "النَّجْمُ الثَّاقِبُ" ہماری مُراد یہاں طارق کے لفظ سے صبح کا ستارہ ہے۔

اس سورۃ کا پہلی سورۃ سے یہ تعلق ہے کہ پہلی سورۃ میں اور اُس سے پہلی سورۃ میں یہ مضمون بیان کیا گیا تھا کہ آنے والا بدر کی صورت میں آئے گا جیسے فرمایا وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ کہ میں تیرھویں کے چاند کو بطور شہادت پیش کرتا ہوں یا فرمایا تھا وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ یعنی بارہ بُروج کے بعد ایک تیرھویں موعود کی خبر دی گئی ہے پس پہلی دونوں سورتوں میں آنے والے کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ بدر ہو گا بدر کے لفظ سے ایک شبہ پیدا ہوتا تھا اور وہ

یہ کہ بدر یہ بتاتا ہے کہ اس نے سُورج کی روشنی کو پُورے طور پر دوسروں تک پہنچایا ہے لیکن بدر ایک اور طرف بھی اشارہ کرتا ہے اور وہ یہ کہ سُورج لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا ہے۔ پس اگر بدر پر ہی خاتمہ ہے تو دوسرے معنے اس کے یہ ہوں گے کہ نُورِ محمدی براہِ راست اپنا پرتو اب دُنیا پر نہیں ڈالے گا اور یہ ایک نقص ہے۔ نُورِ محمدی اگر براہِ راست اپنا پرتو نہیں ڈالے گا تو اس کے معنے درحقیقت یہ بن جاتے ہیں کہ ہم نُورِ محمدی کو تو دیکھیں گے مگر واسطہ ایک دوسرے وجود کے۔ اسے الگ نہیں دیکھیں گے۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے اصل نبی ہیں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر آتا ہے وہ آپ کا تابع ہوتا ہے اور کوئی تابع اپنے متبوع کے رستہ میں روک بن کر کھڑا نہیں ہو سکتا ہے۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے انہوں نے نُورِ موسوی کو رد کیا مگر [illegible] ختم کر دیا لیکن یہاں اللہ تعالیٰ یہ بتاتا ہے کہ ہم جو ایک موعود کی خبر دے رہے ہیں وہ پہلے لوگوں کی طرح نہیں ہو گا وہ آخری ہوتے تھے ان معنوں میں کہ [illegible] ان پر ختم ہو جاتا تھا۔ مگر اسلام میں آنے والا دو نام رکھتا ہے ایک بدر اور ایک طارق بدر اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ سُورج غروب ہو گیا اب اس کی روشنی بدر کے ذریعہ ہی دُنیا تک پہنچ سکتی ہے اس کے بغیر نہیں۔ لیکن طارق اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ سُورج چڑھنے والا ہے پس [illegible] نہیں ہو گا کہ آنے والا نُورِ محمدی کو روک [illegible] گا بلکہ وہ ایک لحاظ سے بدر ہو گا اور ایک لحاظ سے طارق ہو گا۔ وہ [illegible] ہو گا اس لحاظ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نُورِ نبوّت اپنے اندر جذب کر کے دُنیا تک پہنچائے گا اور وہ طارق ہو گا لوگوں کے لحاظ سے اس [illegible] کے بعد براہِ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق پیدا کر لیں گے۔ گویا بدر کے لحاظ سے وہ نُورِ نبوّت کو لے کر لوگوں تک پہنچائے گا اور طارق کے لحاظ سے لوگوں میں یہ استعداد پیدا کرے گا کہ براہِ راست نُورِ محمدی کا اکتساب کریں۔ پس بدر اور طارق دو نام ہیں جو آنے والے موعود کے رکھے گئے ہیں اور عجیب بات ہے کہ حدیثوں میں بھی آنے والے کے دو نام رکھے گئے ہیں ایک مسیح اور ایک مہدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ [illegible] مہدی کے نام پر ہے گو ہماری جماعت میں مسیح موعود نام زیادہ مشہور ہے۔ درحقیقت بدر کا مقام ہے عیسیٰ کا اور طارق کا مقام ہے مہدی کا۔ عیسوی مقام پر کھڑے ہونے والے [illegible] قدر لوگ آتے ہیں وہ صرف [illegible] تھے بلکہ مسبوق شریعت کے تابع [illegible] تھے اُن کے آنے پر وہ سلسلہ ختم ہو گیا اور ایک نیا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنے والے کا نام مسیح بھی رکھا اور مہدی بھی رکھا [illegible] بھی رکھا اُمتی بھی رکھا۔ نبی کے لحاظ سے وہ بدر ہے اور اُمتی کے لحاظ سے وہ طارق ہے پس قرآن کریم نے آنے والے کے دو نام رکھے ہیں ایک اِتَّسَقَ قمر یا یوم موعود اور ایک طارق جس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ پھر نُورِ محمدی کو دُنیا میں روشن کرنے والا گویا وہ اسلام کی ترقی اور انوار [illegible] کی خبر دینے والا ہو گا اس طرح ان سورتوں میں دونوں پیشگوئیوں کو بیان کر دیا گیا ہے عیسیٰ کی پیشگوئی پہلی دو جگہ بیان ہوئی ہے اور مہدویت کی پیشگوئی اس جگہ بیان ہوئی ہے۔

یہ بات بھی اپنے اندر ایک لطافت رکھتی ہے کہ اس سورۃ کے آخر میں پھر مضمون کو پہلے زمانے کی طرف پھیر دیا گیا ہے جیسے فرماتا ہے فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا گویا آخر میں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مضمون کو پھیر دیا اور جس طرح مضمون کا ابتدا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے کیا گیا تھا۔ اسی طرح مضمون کا خاتمہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں آسمان کو پہلی سورۃ میں بھی آسمان کو بطور شہادت پیش [illegible] مگر وہاں فرمایا تھا وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وہاں اس ترتیب کو بیان [illegible] حالتوں میں سے [illegible] گا اور [illegible] زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف تجدید دین کا کام جاری [illegible] یہاں تک

(باقی [illegible])

"ایک عاجز انسان کو خدا کہتے ہیں"

از مکرم سید عبد العزیز صاحب نیوجرسی (امریکہ)

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع اس دنیا کا خالق و مالک ہے۔ علیم و خبیر ہے اور حی و قیوم ہے۔ نیچے کی سطور میں عہد نامہ جدید سے بتایا جائے گا کہ یسوع ایک عاجز انسان تھا۔ یوحنا باب ۷ آیت ۱ سے ظاہر ہے یسوع یہودیوں سے ڈرتا تھا عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"یسوع گلیل میں پھرتا رہا کیونکہ یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتا تھا اس لئے کہ یہودی اس کے قتل کی کوشش میں تھے۔"

یوحنا باب ۸ آیت ۵۹ میں لکھا ہے:-

"پس انہوں نے اس کے مارنے کو پتھر اٹھائے مگر یسوع چھپ کر ہیکل سے نکل گیا۔"

یوحنا باب ۱۲ آیت ۳۶ میں لکھا ہے

"یسوع یہ باتیں کہہ کر چلا گیا اور ان سے اپنے آپ کو چھپایا۔"

متی باب ۱۲ آیت ۱۴ تا ۱۶:

"اس پر فریسیوں نے باہر جا کر اس کے برخلاف مشورہ کیا کہ اسے کس طرح ہلاک کریں یسوع یہ معلوم کر کے وہاں سے روانہ ہوا ... اور ان کو تاکید کی کہ مجھے ظاہر نہ کرنا۔"

متی باب ۲۶ آیت ۳۹:-

"پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔"

متی باب ۲۷ آیت ۴۶:-

"اے میرے خدا! اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

متی باب ۱۶ آیت ۲۰

"اس وقت اس نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں۔"

مرقس باب ۸ آیت ۲۹ تا ۳۰

"پطرس نے جواب میں اس سے کہا تو مسیح ہے۔ پھر اس نے ان کو تاکید کی کہ میری بابت کسی سے یہ نہ کہنا۔"

اوپر کی آیات سے واضح ہے کہ یسوع ڈرتا تھا۔ اگر وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہوتا تو نہ ڈرتا کیونکہ خدا رب العالمین ہے۔

یسوع کا معجزہ یا نشان

مرقس باب ۸ آیت ۱۱ تا ۱۲ میں لکھا ہے کہ یسوع نے کہا کہ کوئی نشان دیا نہ جائے گا ملاحظہ فرمائیں:-

"پھر فریسی نکل کر اس سے بحث کرنے لگے اور اسے آزمانے کے لئے اس سے کوئی آسمانی نشان طلب کیا۔ اس نے اپنی روح میں آہ کھینچ کر کہا اس زمانہ کے لوگ کیوں نشان طلب کرتے ہیں؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا۔"

علم غیب

یسوع اقرار کرتا ہے کہ اسے علم غیب نہیں اس کے لئے مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲ ملاحظہ فرمائیں۔

"لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔"

یسوع ہر جگہ ایک ہی وقت میں موجود نہ تھا اس کے ثبوت کے لئے یوحنا باب ۱۱ آیت ۱۵ دیکھیں۔

"اور میں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا تاکہ تم ایمان لاؤ لیکن آؤ ہم اس کے پاس چلیں۔"

کوئی نیک نہیں

یسوع مرقس باب ۱۰ آیت ۱۸ کے مطابق اپنے نیک ہونے سے انکار کرتا ہے

"یسوع نے اس سے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔"

یسوع خدا کا محتاج تھا

یوحنا باب ۶ آیت ۵۷ سے ظاہر ہے کہ یسوع اپنی زندگی کے لئے خدا تعالیٰ کا محتاج تھا ملاحظہ فرمائیں:-

"اور میں باپ کے سبب سے زندہ ہوں۔"

ہمارا خدا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا ہے وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر کھینچے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

اعلاناتِ نکاح

(۱) — مورخہ ۱/۵/۸۳ کو خاکسار نے مکرم سید محمود احمد صاحب ابن مکرم سید بشیر الدین احمد صاحب مقیم بھتولی (بہار) کے نکاح کا اعلان مکرمہ روشن افروزہ صاحبہ بنت مکرم سید شاہ منظور الحق صاحب ساکن جگدل (بہار) کے ساتھ مبلغ اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر بھتولی میں کیا اور موقعہ کی مناسبت سے خطبہ نکاح پڑھا۔ اس موقعہ پر احباب جماعت کے علاوہ دو صد سے زائد غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے جنہوں نے نظام نکاح پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس خوشی میں مکرم سید محمود احمد صاحب نے ۲۰ روپے اور مکرم سید شاہ منظور الحق صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ جزاہم اللہ خیراً۔ خاکسار: ملک محمد مقبول طاہر مبلغ سلسلہ بھاگلپور

(۲) — مورخہ ۲۹/۵/۸۳ کو خاکسار نے عزیز عبد المقتدر سلمہٗ ابن مکرم عبد الحی صاحب لارجی یادگیر کا نکاح عزیزہ ارجمند بیگم سلمہا بنت مکرم سید ملک صاحب یادگیر کے ہمراہ مبلغ چار ہزار ایک سو اکاون روپیہ حق مہر پر ––– اور

(۳) — مورخہ ۳۰/۵/۸۳ کو عزیز ریاض احمد سلمہٗ ابن مکرم عبد الشکور صاحب شولاپوری ساکن یادگیر کا نکاح عزیزہ رشیدہ بیگم سلمہا بنت مکرم عبد الحی صاحب لارجی ساکن یادگیر کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار ایک سو اکاون روپے حق مہر پر پڑھا اور مناسب موقعہ نکاح کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اعلان نکاح کی ہر دو تقاریب میں احمدی و غیر احمدی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

مورخہ ۳۰/۵/۸۳ کو مکرم عبد الحی صاحب لارجی نے اپنے بیٹے عزیز عبد المقتدر سلمہٗ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور مورخہ ۳۱/۵/۸۳ کو مکرم عبد الشکور صاحب شولاپوری نے اپنے بیٹے عزیز ریاض احمد کی دعوت ولیمہ میں احمدی و غیر احمدی احباب کو کثیر تعداد میں مدعو کیا۔ فریقین نے خوشی کے ان مواقع پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ یکصد چھ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً

خاکسار: عبد المومن راشد مبلغ سلسلہ یادگیر

● قارئین بدر سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

بدر کا مطالعہ آپ اور آپکے بچوں کیلئے ضروری ہے

رمضان المبارک کے فضائل

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے روزوں کی فضیلت کے متعلق بہت سی احادیث بیان فرمائی ہیں۔ ان احادیث میں جہاں روزہ کے فضائل اور حکمتیں مذکور ہیں وہاں اسلام میں روزہ کی اہمیت اور حکمت کیا ہے، روزہ کے بنیادی۔ اجتماعی اور انفرادی مقاصد کیا ہیں احادیث نبویہ میں اس موضوع کے متعلق کافی روشنی ملتی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض احادیث تشریح کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

-(۱)-

رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اوّل لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین و مردۃ الجن و غلقت ابواب النّار فلمّا یفتح منھا باباً و فتحت ابواب الجنّۃ فلم یغلق منھا باباً و ینادی منادٍ یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النّار و ذالک کل لیلۃ (ابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور سرکش لوگ بھی جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس کا کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جنت کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے نیکی کے طالب نیکی کی طرف متوجہ ہو اور بدی کا ارادہ کرنے والے تو بدی سے رُک جا۔ اللہ تعالیٰ (اس مبارک مہینہ میں) لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد کرتا ہے اور یہ منادی ہر رات ہوتی ہے۔

تشریح:- رمضان شریف اپنے ماحول آداب [illegible] اور احکام کی وجہ سے [illegible] اور غیر معمولی زندگی [illegible] برکات کا [illegible] ہے نیکی کی عام رَو ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اس نیکی سے استفادہ کا موقع ملتا ہے۔ دن میں ایک مسلمان روزہ سے ہوتا ہے اور رات کو تراویح کی نماز میں مشغول ہوتا ہے۔ حتی کہ شر پسند عنصر بھی اس قسم کے ماحول کی وجہ سے بدی سے رُکنے پر مجبور ہوتا ہے اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ روزہ کا اثر خاص وعام پر ہونا چاہیئے اور ہر قسم کی بد اخلاقی کا انسداد ہونا چاہیئے اس ماہ مبارک میں خدا تعالیٰ سے گہرا تعلق قائم کر کے انسان ذہنی انقلاب اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے جس کا نمایاں اثر اس کے ہر عضو پر سال بھر قائم رہ سکتا ہے۔ یہی وہ فلسفہ ہے جو رمضان کے مہینہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں سکھایا جاتا ہے اگر اس مبارک مہینے کو ہم ضائع کر دیں تو یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہے۔

-(۲)-

روزہ کے مقاصد

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من صائم لیس لہ من صیامہ الّا الظمأ و کم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السّھر (دارمی)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کو سوائے پیاس کے کچھ اجر نہیں ملتا اور بہت سے تراویح اور تہجد کی ادائیگی کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیدار رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

تشریح:- جو لوگ روزہ کو رسم سمجھ کر رکھتے ہیں وہ کبھی اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے جس کا تقاضا اسلام نے روزوں کے ذریعہ سے کیا ہے انہیں سوائے پیاس اور بھوک، اور رات کی نیند برداشت کرنے کے اور بلاوجہ بیدار رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ روزہ اسلام کا ایک ایسا اہم رکن ہے جو ہماری باریک حسّوں کو بیدار کرنا چاہتا ہے اور اس بیداری کے ساتھ ہی ہماری قوت [illegible] کو ابھارتا ہے اور اس قوت عملیہ کا [illegible] بنیادی طور پر حصول تقویٰ ہے۔ قرآن کریم نے روزوں کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

(۱) لعلکم تتقون۔ تاکہ تم بدیوں سے بچو کیونکہ تقویٰ سے ہی پرہیز گاری ہوتی ہے

(۲) ولتکبّروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم۔ تاکہ تم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اس کی بڑائی کا اعتراف کرو کیونکہ اسلام کا لب لباب تعلق باللہ ہے۔

(۳) لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر کرو

تقویٰ سے انسان نیکی اور بدی کے درمیان فرق کرتا ہوا خشیت اللہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اعمال صالحہ سے رغبت پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ سے رضائے ربانی کا حصول ہوتا ہے۔ اللہ کی بڑائی کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ توحید کا اعتراف کرے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ ہر قسم کی بدعت کو ترک کرے اور شرک سے کلیتہً اجتناب کرے۔ شکر ربانی صحیح رنگ میں یہ ہے کہ انسان کا ہر عضو رضائے الٰہی کے لئے کام کرے

-(۳)-

نزول قرآن کا مہینہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر ماہ رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کا نزول فرمایا۔ اس قرآن مجید کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آج سے چودہ سو برس پہلے جو قرآن مجید نازل ہوا تھا وہ آج بھی من وعن بغیر کسی تغیر کے موجود ہے اور اس کی روشن دلیل عملی رنگ میں یہ ہے کہ مسلمانان عالم ہر سال اس کی سالگرہ ماہ رمضان المبارک میں مناتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

شھر رمضان الّذی اُنزل فیہ القراٰن ھدًی للنّاس و بیّنٰت من الھدٰی والفرقان

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول عوام الناس کی راہنمائی کے لئے ہوا۔ اس میں ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے والی باتیں ہیں۔

رمضان المبارک کی برکات عظیمہ کے حصول کے لئے اس امر کا بنیادی سبق مسلمانوں کو یہ دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے اوامر و نواہی اس کے اخلاقی اور روحانی فارمولے بطور ضابطہ حیات کے ہیں انسانیت کا وہ [illegible] جو قرآن [illegible] اور وہ سبق جو قرآن نے دیا [illegible] کی تعمیل جو قرآن کریم نے [illegible] ہم اس کو تھام لیں اور اپنے [illegible] احترام اس کو تھام لیں تو آج ہماری [illegible] دُور ہو سکتی ہیں اور تاریکیاں [illegible] تبدیل ہو جائیں۔ ہمارے اخلاق [illegible] تہذیب، تمدن [illegible] پر وہ آب حیات ہے جس سے [illegible] سراسر رحمت، راحت، برکت [illegible] ہے۔ چنانچہ اس مبارک مہینے کی [illegible] نعمت قرآن کریم کا ذکر [illegible] حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

"رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ روزہ (زبان حال سے) کہے گا کہ اے خدا میں نے اس کو کھانے اور دیگر خواہشات سے دن کے وقت میں روکے رکھا پس اس کے لئے تو میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کو نیند سے روکے رکھا۔ اس لئے اس کے حق میں تو میری سفارش قبول فرما (بیہقی)

درخواست ہائے دعا

• مکرم ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب [illegible] (انڈونیشیا) اپنے بیٹے عزیز مرزا آصف علی بیگ سلمہٗ کی ایم بی بی ایس میں نمایاں کامیابی اور ذاتی پریکٹس شروع کرنے کی خوشی میں مبلغ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیز کی پریکٹس کی کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے •

مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی اپنی پوتی عزیزہ آصفہ سلمہا کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب مالیر کوٹلہ اپنے بیٹے عزیز محمود احمد سلمہٗ کی ایم بی بی ایس کے تیسرے سال کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی اور نافع الناس وجود بننے کے لئے • مکرم [illegible] صاحب نمائندہ ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان مقیم لاہور پیش نظر مقاصد میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے

• مکرم احمد منیر خواجہ صاحب مقیم مغربی جرمنی مکرم سید منور حسین شاہ صاحب [illegible] (پاکستان) جو [illegible] سوات میں زیر علاج ہیں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

ٹورانٹو ٹی۔وی سے اسلام پر اہلِ مغرب کے حملوں کا جواب

مکرم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج کینیڈا اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ مغرب میں اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا مسکت جواب دینے کے لئے جماعت احمدیہ نے ٹورانٹو کے چینل ۴۷ پر مورخہ ۳/۷/۸۲ کو نصف گھنٹہ کا ایک پروگرام پیش کیا جس میں خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرتِ طیبہ اور اسلام کا تعارف بھی کرایا پروگرام میں جناب سید حسنات احمد صاحب سوال کرتے تھے اور خاکسار اور ہمارے مصری احمدی بھائی مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب جواب دیتے تھے۔ اس موقعہ پر اسلام پر ہونے والے بعض اعتراضات کا وضاحت سے جواب دیا گیا اس دوران جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے مع تصاویر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف بھی کرایا گیا۔ پروگرام کے بعد غیراز جماعت دوستوں کے ٹیلیفون آئے جس میں انہوں نے سلسلہ کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی چنانچہ ان کو مختلف کتب بھجوائی گئیں۔

جماعتِ احمدیہ برکلی (کینیڈا) کے زیرِ اہتمام یومِ تبلیغ

مکرم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج کینیڈا اپنی دوسری رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کہ ہر احمدی کو داعی الی اللہ بنتے ہوئے تبلیغ کے میدان میں کود جانا چاہیئے کی تعمیل میں جماعت احمدیہ برکلی کو یوم التبلیغ منانے کی طرف توجہ دلائی گئی چنانچہ مورخہ ۱۹/۳/۸۳ کو باوجود تیز بارش اور سخت سردی کے یوم التبلیغ کامیابی سے منایا گیا۔ سولہ دوستوں نے اس میں حصہ لیا۔ ٹورانٹو سے خاکسار کے علاوہ مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب اور نو احمدی برادرم مکرم عبدالرشید لطیف صاحب آف گیانا نے بھی حصہ لیا۔ چنانچہ شہر کی اہم تجارت گاہوں اور سٹی سنٹر کے چھ مختلف راستوں پر کھڑے ہو کر چھ صد کے قریب پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ اطفال نے قریباً ۸۰۰ گھروں کے لیٹر بکسوں میں پمفلٹ ڈالے۔ تقسیم کئے جانے والے پمفلٹ تھا What is Ahmadiyyat کو فولڈ کرنے میں برکلی جماعت کی مستورات نے کافی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین

ایک پچھتر سالہ بزرگ کا قبولِ احمدیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد لکھتے ہیں کہ سنگاریڈی (آندھرا) کے رہنے والے ۷۵ سالہ بزرگ مکرم محمد علی حسن صاحب مورخہ ۲/۶/۸۳ کو احمدیہ دار التبلیغ تشریف لائے اور فرمایا کہ کسی نوجوان نے لبس میں پندرھویں صدی کا تحفہ ٹریکٹ دیا تھا۔ میں نے خط کے ذریعہ بھی آپ کو اطلاع دی تھی میں احمدیت کو سچا سمجھتا ہوں اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو برحق امام مہدی مانتے ہوئے آپ کی بیعت کرتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ماموریت من اللہ کی مخالفت ہوا کرتی ہے اس طرح بفضلہ تعالیٰ آپ نے بیعت کرلی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔

مکرم مولوی صاحب موصوف ہی رقمطراز ہیں کہ ایران کے رہنے والے پروفیسر عتیق ابن غفاری جو یونیورسٹی آف ایران میں کام کرتے ہیں گزشتہ دنوں بعض دانشوروں میں لیکچر دینے کے لئے حیدرآباد تشریف لائے موصوف کو مکرم ہربرٹ ابن حامد ہنوا آف دارالریس نے پیغام احمدیت پہنچایا اور ان کی طرف سے کئے گئے بعض اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا اس موقعہ پر آپ کو کچھ جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا جسے آپ نے بخوشی قبول کیا اور فرمایا کہ میرا ایک بھائی جو عمان میں ہی مقیم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے میں ابھی تحقیق کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیرِ اہتمام

پندرہ ۱۵ روزہ تربیتی کلاس

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ امسال لجنہ اماء اللہ قادیان کو امسال مورخہ ۱۰ ارتا ۲۵ مئی کی تاریخوں میں پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگانے کی توفیق ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کلاس لینے والوں کے نام اور نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے :-

۱۔ قرآن مجید (آخری تین پارے ناظرہ اور پارہ ۱ باترجمہ) — اس کلاس کو دو حصوں میں منقسم کرکے محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے پڑھایا۔

۲۔ فقہ احمدیہ — محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۳۔ تاریخ احمدیت :- (بعض اہم اور چیدہ چیدہ واقعات) مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ

۴۔ حدیث شریف :- (چالیس جواہر پارے سے پندرہ احادیث)
مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی

۵۔ کلام :- دلائل ہستی باری تعالیٰ مسئلہ ختم نبوت۔ وفات مسیح۔ نظام وصیت اور اس کے اغراض و مقاصد — مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد

۶۔ رسوم و بدعات سے متعلق اسلامی تعلیم — مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب

۷۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" (درس) " " عبدالحق صاحب فضل

۸۔ زبانی نصاب — آیۃ الکرسی۔ سورہ بقرہ کا آخری رکوع۔ سجدہ تلاوت کی دعا۔ اسماء باری تعالیٰ۔ دعائے نماز جنازہ

کلاس کے اختتام پر پورے نصاب کا زبانی و تحریری امتحان لیا گیا جس میں ۹۱ ممبرات شریک ہوئیں ۴۴ ممبرات فرسٹ ڈویژن کے ساتھ ۱۴ سیکنڈ ڈویژن میں اور ۳۰ تھرڈ ڈویژن کے ساتھ کامیاب ہوئیں۔ پرچہ قرآن مجید میں صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ اوّل نصرت سلطانہ صاحبہ (گھنٹیالیاں) دوئم نیز امۃ الشکور صاحبہ (ڈوگر) قمر النساء صاحبہ بہادر خان صاحب اور ناصرہ بیگم صاحبہ (ڈوگر) سوئم قرار پائیں جبکہ تمام مضامین میں مجموعی حیثیت سے صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ اوّل نصرت سلطانہ صاحبہ (گھنٹیالیاں) دوم۔ عقیلہ عفت صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر سوئم اور بشریٰ بیگم صاحبہ احمد حسین صاحب چہارم رہیں۔ علاوہ ازیں ہر پرچہ میں علیحدہ علیحدہ پوزیشن بھی نکالی گئی۔

مورخہ ۹/۶/۸۳ کو نصرت گرلز سکول میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ عزیزہ وحیدہ سلطانہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد عہد دہرایا گیا۔ عزیزہ راشدہ رحمٰن نے نظم پڑھی اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مقامی نے پندرہ روزہ کلاس کی رپورٹ پیش کی آخر میں محترمہ آپا جان صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے اور ممبرات سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے تربیتی کلاس کے ضمن میں ممبرات کی دلچسپی اور کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور انہیں زریں نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم پذیر ہوئی۔

خاکسار : بشریٰ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ قادیان

ضروری اعلان

اکثر احباب یہ خواہش کرتے ہیں کہ مرکز قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ اور دیگر مواقع پر قربانی یا صدقہ جانور کا انتظام کیا جائے اُن کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ گوشت کے نرخ میں غیر معمولی اضافہ کے باعث آجکل ایک بکرے کی قیمت اندازاً تین صد روپے ہوتی ہے لہٰذا آئندہ احباب اسی شرح سے رقوم بھجوانے کا انتظام کریں۔

۲۔ بیرون ممالک کے رہنے والے احباب بھی اسے نوٹ کرلیں اور آئندہ اسی شرح سے ہندوستانی کرنسی کے برابر رقوم بھجوانے کا انتظام کریں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

● ــ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر جنرل سیکرٹری جماعت [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳۰ مئی ۸۳ء کو مسجد احمدیہ میں مکرم [illegible] صاحب پیڈیو سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم غلام احمد صاحب ڈار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم غلام احمد صاحب [illegible] کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام نبی صاحب [illegible] مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● ــ مکرم الیس کے اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ شموگہ (کرناٹک) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۹ مئی ۸۳ء کو بعد نماز عشاء مکرم سید جعفر صادق صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمود داجد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم میر سراج الحق صاحب قائد مجلس کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر جلسہ عزیزم خالد رضا اور مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● ــ مکرم سی ایچ عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید نزیل مرکرہ (کرناٹک) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی ۸۳ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مکرم جی الیس احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم کے الیس عمر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم تمیم عباس صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم الیس ای محی الدین صاحب، مکرم تمیم عباس صاحب، خاکسار اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

● ــ مکرم رشید احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت [illegible] (آندھرا) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی ۸۳ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں نائب صدر جماعت مکرم راشد میاں صاحب کی زیر صدارت [illegible] منعقد ہوا۔ مکرم طاہر احمد صاحب [illegible] کی تلاوت کلام پاک اور [illegible] کی نظم خوانی کے بعد مکرم [illegible] صاحب، مکرم حکیم محمد محی الدین صاحب، خاکسار اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

● ــ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیرکا مقیم گلبرگہ (کرناٹک) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی ۸۳ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم غلام [illegible] صاحب [illegible]

قرآن مجید اور عزیز حبیب الدین کی نظم خوانی کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ابراہیم صاحب، عزیز حبیب الدین، مکرم غلام تسلیم الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا پر مجلس برخاست ہوئی۔ آخر میں مکرم غلام تسلیم الدین صاحب نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔ جزاہ اللہ خیراً

● ــ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ سلسلہ بھاگلپور (بہار) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۸ مئی ۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سید عاشق حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد مبین خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد مبین خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

● ــ مکرم این کنجی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت پینگاڈی (کیرالہ) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی ۸۲ء کو مسجد احمدیہ میں مکرم سی کنجی عبد اللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم ایم کے مو[illegible] صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر جلسہ، مکرم محمد عارف صاحب انسپکٹر وقف جدید، مکرم مولوی پی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید، مکرم مولوی عبد القادر صاحب اور مکرم مولوی پی محمد احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

● ــ مکرم سید عبد الربیع صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہ پورہ (بہار) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۹ مئی ۸۳ء کو احمدیہ منزل میں جلسہ یوم خلافت مکرم عبد الشہیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم سید عبد الباقی صاحب کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم سید عبد التقی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم علی رضا صاحب، عزیزم محمد آفاق، عزیزم محمد انور رضا صاحب، خاکسار، مکرم عبد التقی صاحب، مکرم سید عبد الباقی صاحب، اور صدر مجلس نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اسی دوران خاکسار نے نظم پڑھی۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● ــ مکرمہ زاہدہ خاتون صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی [illegible] ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی ۸۳ء کو [illegible] خلافت کا آغاز [illegible]

لجنہ پروین صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ [illegible] صاحبہ کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ بعدہ مکرمہ شاہینہ پروین صاحبہ، مکرمہ تحسین فردوس صاحبہ، مکرمہ [illegible] صاحبہ، [illegible] صاحبہ، خاکسار [illegible] صاحبہ اور محترمہ صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ خلافت کے بارہ میں ایک [illegible] بھی لیا گیا تھا جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو انشاء اللہ کی طرف سے انعامات دیئے جائیں گے۔

● ــ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ [illegible] تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۸ مئی ۸۳ء کو مکرم شفیع الزمن صاحب کے مکان پر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت [illegible] النساء صاحبہ کی تلاوت کلام پاک (مع ترجمہ) عہد نامہ دہرانے اور [illegible] وحدیث سنائے جانے سے شروع ہوا۔

بعدہ مکرمہ نوریہ نسرین صاحبہ، مکرمہ اختر النساء صاحبہ، مکرمہ [illegible] انگری صاحبہ، مکرمہ [illegible] اختر الزمن صاحبہ، مکرمہ نائب صدر صاحبہ اور صدر صاحبہ نے مکرم مبلغ صاحب [illegible] نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد اجلاس برخاست ہونے پر [illegible] خانہ نے حاضرات کی چائے سے تواضع کی۔

● ــ مکرم ایم کے علی صاحب [illegible] آندھرا پردیش [illegible] لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۹ مئی ۸۳ء کو بعد نماز مغرب [illegible] مولوی محمد علوی صاحب [illegible] سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولوی [illegible] صاحب نے دو گھنٹے تک تقریر کی۔ بعد ازاں صدر محترم کی اختتامی تقریر ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ ● ــ محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی (آندھرا) [illegible] کو لجنہ و ناصرات کے جلسے خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ پہلے ناصرات کے اجلاس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد تو بچیوں نے بعدہ لجنہ کے اجلاس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد [illegible] نے خلافت کی برکات کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

قمر ــ بدر ــ اور ــ طارق ــ ہمیشہ ہمیشہ سے آگے

کیونکہ موعود آجائے گا یعنی ایسا شخص کھڑا ہوگا جس کا نام نبی ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں شبہ پیدا ہوگا کہ شاید نور محمدی ختم ہوگیا ہے چونکہ یہ شبہ لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو سکتا تھا اس لئے فرمایا ہے اسے ہم اس کی دوسری جہت کو [illegible] کرتے ہیں کہ اس کی ایک جہت ایسی ہی ہے جیسے طارق ہوتا ہے جس طرح آسمانی نظام میں دونوں ہی باتیں ہوتی ہیں چاند کبھی ہوتا ہے تاریک راتیں بھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح وہ بدر بھی ہوگا اور طارق بھی گویا ایک نام ایک جہت سے ختم کرنے کے معنی دیتا ہے اور دوسرا نام دوسری جہت سے اجراء کے معنے دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ موعود کی نبوت جہاں نور محمدی کو بالواسطہ پھیلائے گی وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو بھی دنیا میں قائم کرے گی۔ پس آپ کا بدر نام ہے اس وقت کا جب تک کہ اسلام کو غلبہ حاصل نہیں ہوتا اور صرف روحانی فیوض ظاہر کئے جاتے ہیں جو نبی مسیح موعود کا وجود بطور واسطہ اور آئینہ کے ہے اور طارق نام ہے اس وقت کا جب [illegible] مجلس پر [illegible] اسلام کی فتح [illegible] کا قیام مقرر [illegible]

تک اسلام کے غلبہ کا زمانہ آئے مسیح موعود کا بدر نام غالب رہے گا۔ بدر کی جنگ بھی مسلمان سخت کمزور تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بدری زمانہ فتح کی علامت ہے لیکن ساتھ ہی وہ کمزوری کی بھی علامت ہے مگر نجم الثاقب کمزوری کو اپنے پیچھے چھوڑتا ہے ترقی کو اپنے آگے رکھتا ہے۔ دونوں [illegible] سماء کا لفظ رکھ کر قرآن نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ دونوں نظام آسمان کے تابع ہیں یعنی الہام الٰہی سے وابستہ ہوں گے۔ بدری مقام بھی الہام الٰہی سے وابستہ ہوگا اور مہدویت کا مقام بھی الہام الٰہی سے وابستہ ہوگا بغیر آسمانی نظام کے نہ بدری مقام حاصل ہو سکتا ہے اور نہ طارق کا مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ دونوں [illegible] آسمانی نظام [illegible] پھر اس آسمانی نظام کو [illegible] یہ بھی [illegible] مسیح موعود کی [illegible] بعد بھی [illegible] کے خلفاء [illegible] پیدا کرتا [illegible] اور کوئی [illegible] مظہر ہوگا [illegible] [illegible] سماء کا [illegible] نے طرف [illegible] کرتا ہے۔

[illegible] مکرم [illegible] مکرم [illegible]

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

- امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔
- امیدوار اردو بخوبی پڑھ لکھ سکتا ہو۔
- امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۶۲ ہش (۲۴ ستمبر ۱۹۸۳ء) سے شروع ہو جائے گی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر کے اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلق امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جاسکے اور پھر وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

آمد میں اضافہ اور برکتوں کا موجب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

۱۔ جب تک تم ایسا مال پیش نہیں کرو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو اور اس محبت کے باوجود خدا کے حضور پیش نہیں کرو گے اس وقت تک خدا کو کچھ نہیں پہنچے گا۔

۲۔ ہم خدا کی خاطر جو بھی مال پیش کرتے ہیں وہ خالصتاً تقویٰ پر مبنی ہو۔

۳۔ پس خدا تعالےٰ جو دینے والا ہے جو رزاق ہے اس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور اُن قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔

۴۔ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے تم خوف کیوں کھاتے ہو۔ یہی وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے۔

۵۔ اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جب تک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے خلیفہ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہو اُس وقت تک اس شرح میں بددیانتی سے کام نہیں لینا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۲ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات سے باقاعدہ اور باشرح چندہ جات کی ادائیگی اور معیار کی مخلصانہ مالی قربانی کرنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس معیار کے مطابق اپنے لازمی چندہ جات (چندہ وصیت۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تصحیح

جماعت احمدیہ کرداپلی (اڑیسہ) کے انتخاب عہدیداران کا اعلان بابت منظوری اخبار بدر میں شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے تحریک جدید کے سیکرٹری کے عہدہ کے لئے مکرم شیخ تسلیم صاحب کے نام کی منظوری دی گئی ہے جبکہ دراصل اس عہدہ کے لئے مکرم انوار خان صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ اسی طرح سیکرٹری وقف جدید کے لئے مکرم بہادر خان صاحب کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ قارئین بدر اسکے مطابق تصحیح فرمائیں۔ ناظر اعلےٰ قادیان

لجنات اماء اللہ بھارت کیلئے
ضروری اعلان
بابت انتخاب اکتوبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء

جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کو اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران کے تقرر کی منظوری میعاد ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اسلئے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال (اکتوبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء) کے لئے جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کا انتخاب کروا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوائیں تا منظوری دی جائے۔

قوانین انتخاب صدر لجنات اماء اللہ بھارت

(۱) ہر شہر اور دیہات کی صدر کا انتخاب تین سال کے بعد ہوگا۔

(۲) جو صدر دو بار لگاتار منتخب ہو جائے تیسری دفعہ سوائے مرکز کی خاص منظوری کے اُس کا نام پیش نہ کیا جائے۔

(۳) کم از کم تین نام انتخاب کے لئے ضرور پیش ہونے چاہئیں۔

(۴) جس صدر کا نام انتخاب کے لئے پیش کیا جائے اس کے لئے قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہے۔ اگر پورا نہیں تو کچھ حصہ ترجمہ کا آنا ضروری ہے۔ دیہات میں قرآن کریم ناظرہ کا جاننا ضروری ہے۔

(۵) جس اجلاس میں انتخاب ہو رہا ہو اُس کی صدارت وہ خاتون نہیں کر سکتی جس کا اپنا نام پیش کیا جا رہا ہو۔

(۶) انتخاب بذریعہ ووٹ ہو یا اعلانیہ

(۷) کورم ½ ہوگا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہو تو دوسری بار کورم ⅓ ہوگا۔ لیکن صدر یا سیکرٹری یا جو بھی ذمہ دار ہو اُسے ثابت کرنا ہوگا کہ اس نے اچھی طرح اطلاع کر دی ہے تیسری مرتبہ جس قدر ممبرات موجود ہوں گی ان کی موجودگی میں انتخاب ہو جائے گا۔ اور انتخاب میں وہی موجود ہوں گی جو چندہ دینے والی ہوں گی۔

(۸) انتخاب کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پروپیگنڈہ کی اجازت نہ ہوگی۔

(۹) منتخب شدہ نام مرکز میں برائے منظوری پیش کئے جائیں۔ اور یہ نام امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ آئیں گے کہ ان کو منتخب شدہ خاتون کی دینی اور اخلاقی حالت پر کوئی اعتراض نہیں۔

(۱۰) جس خاتون کا نام بطور صدر پیش ہو وہ پنجوقتہ نماز کی پابند ہو۔ جماعت اور لجنہ کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز۔ دیانتدار ہو۔ نماز کی پابند اور باپردہ ہو۔

(۱۱) کوشش کی جائے کہ انتخاب امیر جماعت احمدیہ یا مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی موجودگی میں پردہ کی رعایت کے ساتھ کروایا جائے۔

(۱۲) دیگر عہدیداران کے نام بھی اسی صورت میں پیش کئے جائیں جبکہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتی ہوں۔

مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر ہر لجنہ ماہ اگست ۱۹۸۳ء میں اپنا نیا انتخاب کروائے اور منظوری دیئے جانے کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء سے نئے عہدیداران کام سنبھالیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں۔ اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرما دیں۔ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اُن کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے اور اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز ہوا ... سے بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے ... روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو ... یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقد یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک کام میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب یا خواتین جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم امیر جماعت احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمارے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

خدام الاحمدیہ کا دینی امتحان ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء کو ہوگا

خدام الاحمدیہ بھارت کی ضروری آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت لئے جانے والے دینی امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے اب یہ امتحان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین کرام اپنی اپنی مجالس میں تمام خدام و اطفال کو اس امتحان کے لئے تیار کریں۔ امتحان کا نصاب مختلف درجات کے لحاظ سے لائحہ عمل میں درج کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی مجلس میں لائحہ عمل نہیں پہنچا تو وہ دفتر مرکزیہ سے منگوا لیں ... اگر کسی مجلس نے نصاب کی کتب نہ منگوائی ہوں وہ بھی دفتر مرکزیہ سے حاصل کر سکے۔

نوٹ: ہر خادم و طفل کا اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت ... کی ضرورت ... اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ... ۲۶ ... ۱۹۸۳ء ... منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کیلئے جماعت احمدیہ ... سید شہاب احمد صاحب ... مقرر کیا ... [illegible]
اس کانفرنس میں شرکت ... [illegible]
... [illegible]

... احمدیہ مسلم مشن بمبئی مہاراشٹر

AHMADIYYA MUSLIM MISSION [illegible] ROAD BOMBAY 400008

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

دوست یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے اور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر صاحب نصاب فرد کے لئے اس کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ کا یہ خیر تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک ... مہینے میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الادا زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرما دیں۔

جملہ سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلائیں تاکہ زکوٰۃ کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے۔ اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

چونکہ عام طور پر دوست رمضان المبارک اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اس لئے ایسے صاحب نصاب دوستوں سے جنہوں نے تاحال اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقم ادا نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رپورٹ لجنہ اماء اللہ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء تا ماہ مارچ ۱۹۸۳ء

گذشتہ چھ ماہ (ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء تا ماہ مارچ ۱۹۸۳ء) کے دوران باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانے والی لجنات: قادیان۔ حیدر آباد۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ سرینگر۔ ساٹھ ... گرڈاپلی۔ بھدرک۔ موسیٰ بنی مائینز۔ سورب۔ موگرال۔ یاڑی پورہ۔

۲۔ جن لجنات کی طرف سے پانچ مہینوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں: سکندر آباد ... بھونیشور۔ دھوان ساہی۔ اودے پور کٹیا۔

۳۔ جن لجنات کی طرف سے چار مہینوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں: ... موتی ... کیرالی پورہ۔

۴۔ جن لجنات کی طرف سے تین ماہ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں: بمبئی۔ ... پورا۔ کیرنگ۔ کالیکٹ۔ مانکاکوڑ۔ خانپور ملکی۔

۵۔ جن لجنات کی طرف سے دو ماہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں: یادگیر۔ بھاگلپور۔

۶۔ جن لجنات کی طرف سے صرف ایک ماہ کی رپورٹ ملی ہے: کانپور۔ جمشید پور۔ ... آباد۔ سورو۔ ... جرلہ۔ کالی کولم۔

۷۔ جن لجنات کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی: کیناڑ۔ اسلام آباد۔ بھدرواہ ... پینشہ۔ ... گاؤں۔ کرہ۔ ناگاپلی۔ کوڈالی۔ ناصر آباد۔ کوئیلہ۔ غازی پور۔ رائچور۔ شاد نگر۔ چارکوٹ۔ بڈ ... خیم پاڑہ۔ بھرت پور۔ رانچی۔ پٹنہ۔ ... کرا۔ آسنور۔ کیندرہ پاڑہ۔ ... شورت۔

صدر لجنات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی لجنات کی رپورٹ با قاعدگی سے ... [illegible] ... درخواست ہے کہ وہ ابھی ... [illegible] ... رپورٹ کیوں نہیں بھجوائیں ... [illegible]

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

[illegible]

"اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳-۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
REST. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا روڈ ورکس

۱۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہ پانی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
نلک نٹا
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۲

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ
23-5222
23-1652 :- ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!!

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16- MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -

ایئر بیگ - ہینڈ بیگ - (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - بی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۲۴۴۷۱۷

ارشاد نبوی ﷺ

رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا

(بخاری)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ رحم کرے سختی نرمی کرنے والے پر!!

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"نیک عمل کرنا اور برائی سے باز رہنا بھی صدقہ ہے" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ (خدا تعالیٰ - ناقل) پاک ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

محمد اذان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

مالک موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 THIRD MAIN ROAD,
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS,
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS,

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
یاری پورہ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں — فون:- ۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل - نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

"پنجابی" —— کیا ہندو اور کیا سکھ، دونوں اپنے مُلک کے ترقیاتی اور دِفاعی کاموں میں پیش پیش رہے ہیں"

(شریمتی اندرا گاندھی)

ایجی ٹیشنوں کے باوجود گذشتہ تین سالوں میں پنجاب نے بہت سے میدانوں میں آہنی عزم کے ساتھ قدم آگے بڑھایا ہے۔ ذیل کے حقائق اِس کی مُنہ بولتی تصویر ہیں:-

- پلان کا خاکہ جو ۸۱-۱۹۸۰ء میں ۳۰۰ کروڑ روپے کا تھا ۸۴-۱۹۸۳ء میں اسے بڑھا کر ۴۴۰ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔
- بجلی پیدا کرنے کے پروگرام کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس پر ۸۳-۱۹۸۰ء کے دوران ۴۹۴۹۴۰۰۰۰ روپے صرف کئے گئے تھے جبکہ ۸۰-۱۹۷۷ء میں ۲۴۵۴۵۰۰۰۰ روپے خرچ ہوئے تھے۔ ۲۱۳ کروڑ روپے کی رقم جو کہ سالانہ منصوبہ کی مجموعی رقم کا تقریباً ۵۰٪ ہے ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے الگ رکھی گئی ہے۔
- گذشتہ تین سالوں میں ۱۶۴ میگاواٹ بجلی کی پیداوار کی مزید صلاحیت کا اضافہ ہُوا ہے۔ روپڑ تھرمل پلانٹ، آنندپور صاحب ہائیڈل پروجیکٹ اور مکیریاں ہائیڈل پروجیکٹ وغیرہ جیسے بجلی کے ترقی پذیر منصوبوں سے ۸۴-۱۹۸۳ء میں ۵۶۵ میگاواٹ اور ۸۵-۱۹۸۴ء میں ۲۱۹ میگاواٹ مزید پیداوار حاصل کی جانی متوقع ہے۔
- ۳۴۶۹۳ دیہاتی اور چھوٹے پیمانے کے یُونٹس قائم کر کے ۱۳۷۲۳۸ افراد کو کام مہیا کیا گیا ہے۔
- ۲۵۰۰ کے نشانہ کے مقابل پر ۲۵۶۲ بایوگیس پلانٹس لگائے گئے ہیں۔
- غُربت کی لائین سے نیچے کے ۳۸۳۰۰۰ خاندانوں کو ۱۲۱۸۴۰۰۰۰ روپے کی خطیر رقم بلاسُود قرضہ دی گئی ہے۔ ان مستحقین کی مجموعی تعداد میں سے ۵۵٪ پسماندہ ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔
- پینے کا محفوظ پانی ۱۹۱ دیہات کو مُہیا کیا گیا ہے۔ ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے مزید ۱۲۵ دیہات کا نشانہ مقرر کیا جا چکا ہے۔
- ۲۵۷۶۶ پمپوں کو بجلی مہیا کی گئی ہے جبکہ ۸۳-۱۹۸۲ء کا نشانہ ۲۰۰۰۰ کا تھا۔
- ۸۰-۱۹۷۹ء میں صرف ایک کروڑ پودوں کی شجر کاری کی گئی تھی۔ اس کے بالمقابل ۸۳-۱۹۸۲ء میں چھ کروڑ پودوں کی شجر کاری کا نشانہ پورا کیا جا چکا ہے۔ اور ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے ۸ کروڑ پودوں کی شجر کاری کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔
- مجموعی طور پر جس قدر رقبہ اراضی سرپلس قرار دیا گیا ہے اس میں سے ۹۷۹۲۵ ایکڑ رقبہ پسماندہ ذاتوں اور دُوسرے افراد کے ۲۴۸۹۶ خاندانوں میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔
- مکانات کی جگہیں تمام بے زمین کاشتکار ورکروں میں تقسیم کی جا چکی ہیں۔ ۲۳۴۸۴ مکانات تعمیر کر کے مستحقین کو ایک ہزار روپے کی برائے نام قیمت پر الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔ جبکہ ایک مکان پر اصل لاگت ۸۷۰۰ روپے آئی تھی۔ حالانکہ ۸۰-۱۹۷۷ء میں صرف ۸۷۷ مکانات ہی بے گھر لوگوں کے لئے تعمیر کئے جا سکے تھے۔
- عوام میں تقسیم ضروریات کے طریق کو پرچون فروشی کے ۱۰۸۰۱ مرکز کھول کر تقویت پہنچائی گئی ہے۔ جبکہ ۱۹۸۰ء میں اُن کی تعداد ۷۲۹۶ تھی۔ گویا اب ۴۸٪ کا اضافہ ہُوا ہے۔
- پنجاب کی مستقبل کی ترقیاتی ضروریات معلوم کرنے اور اس کے لئے اپلائڈ (عملی) تحقیقات کو فروغ دینے کے لئے اوّلین سٹیٹ کونسل آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- سٹیٹ بورڈ آف اِنوائرمنٹ اینڈ پروگرام کمیٹی آف اِنوائرمنٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- کھیت مزدوروں کو ۱۴٫۷۲ روپے یومیہ کی سب سے زیادہ مزدوری ادا کرنے کا امتیاز ملک بھر میں پنجاب ہی کو حاصل ہے۔
- ۸۳-۱۹۸۲ء میں ۱۲۰۰۰ کے نشانہ کے مقابلہ میں ۱۰۰۳۵ افراد کی نسبندی کی گئی ہے۔

پنجاب کے جفاکش اور بہادر عوام کے تعاون کے ساتھ ہم امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فضا میں ترقی کی نئی بلندیوں کو سر کریں گے!!

جاری کردہ : محکمہ تعلقات عامہ پنجاب